رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ایک آنہ

قیمت ششماہی اندرون ہند للعہ ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند للعہ

فہرست مضامین
جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر۔ تحریک جدید کی اہمیت اور وہ بنیادی اصول جو اس تحریک کے اندر کام کر رہے ہیں
ضروری اطلاع۔ صفحہ ۱۳
اشتہارات۔ صفحہ ۱۴
خبریں۔ صفحہ ۱۵

جلد ۲۳	مورخہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۸ فروری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ فروری۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ مبلغین کی ورزشی ٹریننگ ملاحظہ کرنے کے لئے راجپوره تشریف لے گئے:۔

نظارت بیت المال کی طرف سے تشخیص فارم ۳۷-۱۹۳۶ء سے متعلقہ ہدایات وضمیمہ جماعتوں کو بھیجے جا رہے ہیں۔ کارکن انہیں پُر کر کے ۲۰۔ فروری تک واپس ارسال کریں:۔

ایک عرصہ کے انتظار کے بعد بفضل خدا آج بعد دوپہر سے بارش شروع ہے۔ اور اس وقت تک اچھی بارش ہو چکی ہے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شیطان پر آخری فتح دعاؤں کے ذریعہ ہی ہوگی

(فرمودہ ۸ فروری ۱۹۰۴ء)

"میں دیکھتا ہوں کہ یہ زمانہ اس قسم کا آگیا ہے۔ کہ انصاف اور دیانت سے کام نہیں لیا جاتا۔ اور بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جن کیواسطے دلائل مفید ہو سکتے ہیں۔ ورنہ دلائل کی پرواہی نہیں کی جاتی۔ اور قلم کام نہیں دیتا۔ ہم ایک کتاب یا رسالہ لکھتے ہیں۔ مخالف اس کے جواب میں لکھنے کو طیار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ دعا سے آخری فتح ہوگی۔ اور انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے۔ کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے۔ تو ان کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ۔ یعنی جب ایسا وقت آجاتا ہے۔ کہ انبیاء و رسل کی بات لوگ نہیں مانتے۔ تو پھر دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے مخالف متکبر و سرکش آخر نامراد اور ناکام ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا ہی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ نزول از آسمان کے یہی معنے ہیں۔ کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اسے رد نہیں کر سکتا۔ آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جائیگی۔ کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے۔ مگر مسیح موعود کی دعائیں اسکو ہلاک کر دینگی"۔ (الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ کو جو آج کل مانسہ میں وکیل کے طور پر کام کرتے ہیں۔ محکمہ قضا کے ایک فیصلہ کے عدم احترام کی وجہ سے کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے خارج کیا جا چکا ہے۔ ان کے ساتھ جماعت کے احباب کو کسی قسم کے تعلقات کی اجازت نہیں ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان

شکریہ احباب

خاکسار کے چھوٹے بھائی نصر اللہ خاں کے خلاف گاؤں کے بعض شریر اور بد باطن لوگوں نے ایک جھوٹا مقدمہ زیر دفعہ ۳۲۵/۳۲۴ تعزیرات ہند دائر کر دیا تھا۔ عدالت نے ازراہ انصاف اسے بری قرار دیا ہے۔ میں احباب کی دعاؤں کا شکر گزار ہوں۔ خاکسار عصمت اللہ خاں وکیل لائل پور

ایک شخص کے متعلق انتباہ

ایک خوش پوش نوجوان عمر ۳۰/۲۵ سال دراز قد چہرہ پر چیچک کے داغ۔ جسم پتلا رنگ سیاہ۔ زبان میں لکنت اپنے آپکو احمدی ظاہر کرتا ہے رہائش ضلع لاہور کی بتاتا ہے کئی جگہ احمدیوں کو دھوکا دے کر مالی نقصان پہونچا چکا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔ اور اگر کسی کو ملے تو اسے روک کر مجھے اطلاع دیں۔ کیونکہ وہ مجھے بھی نقصان پہنچا چکا ہے۔ خاکسار حاکم علی احمدی اول مدرس چک ۵۵/۴ محمود پور ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب پرائیویٹ پریکٹیشنر جوان دنوں قلعہ صوبا سنگھ میں پریکٹس کر رہے ہیں۔ مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ تمام احمدی اصحاب کی خدمت میں دردمندانہ گزارش ہے۔ کہ احباب ان کی ترقی روزگار کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ قلعہ صوبا سنگھ (۲) خاکسار کا بھائی حبیب اللہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ تمام احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید محمود علی قادیان (۳) خاکسار کا لڑکا بعارضہ چیچک بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار غلام محمد ...

اعلانات نکاح

(۱) جنت بی بی بنت شیخ محمد حیات صاحب آف موگہ ضلع فیروز پور کا نکاح بعوض ۲۵۰ روپیہ مہر فیروز الدین صاحب ولد عمر بخش صاحب سے خاکسار نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار عبد العزیز فیروز پور (۲) ۱۵ جنوری ماسٹر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس۔ سی بی۔ ٹی۔ سائنس ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چکوال کا نکاح مسماۃ فضلاں بی بی بنت فضل احمد صاحب سے ایک ہزار روپیہ مہر پر مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار حاجی احمد جیو (۳) برادر بشیر احمد صاحب پسر محمد الدین صاحب کشمیری کا نکاح مسماۃ بشیرہ بیگم صاحبہ بنت حسین بخش صاحب کشمیری ساکن گھنیئے کے ضلع گورداسپور کے ساتھ بعوض پانصد روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ جنوری پڑھا۔ احباب نسبت کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں خاکسار شیخ محمد عنایت اللہ انور قادیان (۴) ۱۳ جنوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سید احمد علی صاحب مولوی فاضل گھٹیالیاں کا نکاح صالحہ بانو صاحبہ بنت سید امیر حسین صاحب مرحوم سے پانصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار عبد الرحیم تیر

دعائے نعم البدل

لفٹنٹ سردار نذیر حسین صاحب کا چھوٹا بچہ محمد احمد کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج ۶ فروری فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا کرے

ضروری اطلاع

اس ہفتہ میں چونکہ خطبہ جمعہ تیار نہیں ہو سکا۔ اس لئے اس کی بجائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا ایک حصہ ہفتہ واری ایڈیشن میں شائع کیا جاتا ہے۔

ہر نگاہِ آرزو ہے ترجمانِ اہلِ درد

از جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری

(۱)

ہو نہیں سکتا عیاں سوزِ نہانِ اہلِ درد
لال مثلِ شمع ہے گویا زبانِ اہلِ درد

عالمِ حیرت میں ہیں ایذا کشانِ اہلِ درد
ہے الگ دونوں جہانوں سے جہانِ اہلِ درد

درد والوں پر وہ ہنستے ہیں تو ہنسنے دیجئے
عنقریب ان کو رلائے گی فغانِ اہلِ درد

درد نے دی درد مندوں کو حیاتِ دائمی
درد ہی ہے وجہ عیشِ جاودانِ اہلِ درد

اُن سے یہ کہنے کا دل میں بار بار اٹھتا ہے جوش
آپ تو مشہور تھے ایذا رسانِ اہلِ درد

سچ ہے دونوں عالموں پر انکا استحقاق کیا
تیسرے عالم میں ہو نقشِ مکانِ اہلِ درد

افترا پردازیٔ اعدا ہوئی ہے آئینہ
کیوں نہ ہوں تصویرِ حیرت و افغانِ اہلِ درد

دہ کہے جاتے ہیں لیکر جگر میں چٹکیاں
دیکھنی ہے قوتِ ضبطِ فغانِ اہلِ درد

درد والوں پر اِدھر ہیں طعنہ زن اہلِ زمیں
اور اُدھر ہنستا ہے ان پر آسمانِ اہلِ درد

آفریں سُن کر بھی کہتا ہے مرا نازک مزاج
اپنے قابو میں نہیں ہے اب زبانِ اہلِ درد

بندشِ لب پر بھی جاری ہے بیانِ مدعا
ہر نگاہِ آرزو ہے ترجمانِ اہلِ درد

ہاتھ میں مضبوط ہے دامانِ آئینِ وفا
جور سہہ کر بھی اب تک ہے یہ شانِ اہلِ درد

دل سے اے مختار نکلا نظم بستی دیکھ کر
موجزن ہے آج بحرِ بیکرانِ اہلِ درد

(۲)

یہ ہوا ارشاد سنتے ہی فغانِ اہلِ درد
آج کل قابو سے باہر ہے زبانِ اہلِ درد

سینکڑوں رنج و الم ہیں اک دلِ زار و نزار
بے شمار اندوہ و غم اور ایک جانِ اہلِ درد

آہ مظلوماں سہامِ قہر بہرِ اہلِ جور
فتنۂ اشرار دافعِ امتحانِ اہلِ درد

دیکھنے آئے ہیں وہ زخمِ دل و زخمِ جگر
رنگ لائی ہے بہارِ گلستانِ اہلِ درد

اس ذریعہ سے پہنچ جاتے ہیں تا بامِ مراد
یہ دعائے نیم شب ہے نردبانِ اہلِ درد

کھل گئی غمگینیٔ دل جب ہوا گہرا سکوت
بن گئی مہرِ خموشی ترجمانِ اہلِ درد

ہوشیار اے پنجۂ بیدادِ گلچیں ہوشیار
بجلیوں کے سایہ میں ہے آشیانِ اہلِ درد

درحقیقت دردمندوں پر نہیں ڈھاتا ستم
کھو رہا ہے اپنی قبر ایذا رسانِ اہلِ درد

ان جفاؤں پر بھی قائم ہے وہی رنگِ وفا
دیکھ اے بے مہر دیکھ اندازِ شانِ اہلِ درد

میٹھی میٹھی چٹکیوں کی تلخیاں کس کام کی
آپ تو ہیں حق شناس و قدر دانِ اہلِ درد

کیجئے ظلم و ستم لیکن بقدرِ حوصلہ
دیجئے ایذا مگر شایانِ شانِ اہلِ درد

ختم ہیں مختار ہم پر حلم و ضبط و صبر و شکر
ہم لئے بیٹھے ہیں ارثِ خاندانِ اہلِ درد

من حیث الجماعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

جلسہ سالانہ ۳۵ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

مباہلہ کے چیلنج کے مقابلہ میں احرار کی قبیح حرکات

تحریک جدید کی اہمیت اور وہ بنیادی اصول جو اس تحریک کے اندر کام کر رہے ہیں

(۱)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر ۲۶ دسمبر جو پُر حقائق تقریر فرمائی۔ چونکہ وہ ایک اخبار کے حجم سے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے سردست اس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔ ایڈیٹر

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ توبہ کا ساتواں رکوع پڑھا۔ اور پھر فرمایا

رمضان کا آخری عشرہ

ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر وہ طاقت جو گلے میں شروع رمضان میں ہو سکتی ہے۔ آج کل نہیں ہو سکتی۔ اور اس لئے شائد بغیر لاؤڈ سپیکر کے میرے لئے یہ مشکل ہوتا۔ کہ میں تمام دوستوں تک اپنی آواز پہونچا سکوں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اس اشاعت کے زمانہ میں یہ

نئی نعمت

جو ہمارے لئے پیدا کر دی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کے ذریعہ باوجود اس بات کے کہ میری آواز بہت بھرائی ہوئی ہے پھر بھی تمام دوستوں تک پہونچ جائے گی۔ (اس کے بعد حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ کیا دوستوں تک آواز پہونچتی ہے۔ سب نے عرض کیا۔ کہ پہونچتی ہے)

پھر فرمایا:۔

سب سے پہلے تو میں چند دوستوں کی طرف سے اس موقعہ پر جو پیغامات آئے ہیں اور جن میں انہوں نے آپ لوگوں کو یہاں آنے پر مبارکباد دیتے ہوئے السلام علیکم کہا۔ اور

دُعا کی درخواست

کی ہے۔ سنائے دیتا ہوں۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا حیدر آباد سے پیغام آیا ہے سیٹھ اسمٰعیل صاحب آدم کا بمبئی سے پیغام آیا ہے۔ نیروبی سے بہت سے دوستوں نے جماعت کے دوستوں کو یہاں آنے پر مبارکباد دی۔ اور السلام علیکم کہتے ہوئے دُعا کی درخواست کی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ عبدالرحمٰن صاحب بشیر احمد صاحب۔ ڈاکٹر عمر دین صاحب۔ محمد اشرف صاحب۔ چودھری نثار محمد صاحب شیر محمد صاحب۔ عثمان یعقوب صاحب۔ قاضی عبدالسلام صاحب۔ اور ان کے خاندان کے افراد محمد اکرم صاحب۔ ڈاکٹر احمدی صاحب جن کا اصل نام عبداللہ ہے۔ مگر وہ ہمیشہ اپنے آپ کو ڈاکٹر احمدی کہتے اور لکھتے ہیں۔ محمد بشیر خان صاحب۔ غلام فرید صاحب۔ سلام علی صاحب۔ راج بیگم صاحبہ۔ عائشہ صاحبہ۔ غلام محمد صاحب۔ فقیر محمد صاحب۔ احمد دین صاحب۔ مبارک احمد صاحب۔ ملک احمد حسن صاحب اور ملک عبدالعزیز صاحب اسی طرح کوٹری سے سید بشیر مبارک تار دیتے ہیں کہ ان کے لئے دُعا کی جائے۔ محمد رفیق صاحب کلکتہ سے جلسہ میں شامل ہونے پر سب دوستوں کو مبارکباد دیتے اور اپنی

عدم شمولیت پر افسوس کا اظہار

کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ شیخ عبدالحکیم صاحب نئی دہلی سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ان کی صحت کچھ کمزور رہتی ہے یوگنڈا کی جماعت تار دیتی ہے۔ کہ اول تو ہماری طرف سے

جلسہ اور عید کی مُبارکباد

دی جائے۔ اور پھر ہماری طرف سے السلام علیکم کہتے ہوئے دُعا کی درخواست کی جائے ان دوستوں کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر لعل الدین صاحب۔ نصر اللہ خان صاحب۔ محمد امین صاحب نذر احمد صاحب۔ محمد حسین صاحب۔ عبدالحی صاحب۔ ابراہیم صاحب۔ احمد الدین صاحب محمد شریف صاحب۔ فیض محمد صاحب عبدالکریم صاحب۔ اسحاق صاحب۔ عبدالشکور صاحب سکھر سے محمد فضل کریم صاحب تار دیتے ہیں کہ وہ کچھ بیمار رہیں۔ ان کے لئے دُعا کی جائے۔ اور سب کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ شجاعت علی صاحب ناسک علاقہ بمبئی سے تمام دوستوں کو السلام علیکم کہتے۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عبدالعزیز صاحب احمد آباد سے دُعا کے لئے تار دیتے ہیں۔ محمد نظیر صاحب شاہجہان پور سے بذریعہ تار درخواست دعا کرتے ہیں۔ ابراہیم صاحب نواپور بمبئی سے تار دیتے ہیں۔ کہ ان کی ترقی مدارج کے لئے دعا کی جائے۔ نیز ان کے کاموں کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے بھی دُعا کی جائے۔ اسی طرح معظم بیگ صاحب گلگت سے اپنی بیوی کی صحت اور مشکلات کے رفع کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں:۔

میں نے گزشتہ جلسہ میں بیان کیا تھا کہ جو

اعلان اور سفارشیں

کرنے کے متعلق دوست مجھے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تحریک کیا کرتے ہیں۔ اور چونکہ اس قسم کے اعلانات بہت سا وقت لے لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ ایک ایسی رسم ہوتی جاتی ہے جس کے متعلق مستقبل کو مد نظر رکھتے ہوئے احتیاط کرنی چاہیئے۔ اس لئے آئندہ میں اس قسم کے اعلان کرنے میں بہت احتیاط کرونگا۔ اور کوشش کرونگا۔ کہ مجمل سفارش بھی ترک کردوں۔ مگر پھر بھی بعض باتیں ایسی پیدا ہو جاتی ہیں جن کے متعلق مجبوراً اعلان کرنا پڑتا ہے:۔

ہمارے ایک دوست

مولوی غلام حسن صاحب

جھنگ کے رہنے والے ہیں۔ اور وہاں کی جماعت کے امام ہیں۔ ان کی مالی حالت بہت کمزور ہے وہ سلسلہ کی اکثر خدمت کرتے رہتے ہیں۔ ان کا مکان بھی جماعت کے کام آتا ہے۔ کیونکہ مسجد کے ساتھ وہی ایک مکان ہے۔ مگر مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے خدشہ ہے۔ کہ وہ مکان ان کے قبضہ سے نکل جائے۔ اور غیر احمدیوں کے پاس چلا جائے۔ اور احمدیہ مسجد کی آبادی مشکل ہو جائے۔ وہ

کھیسوں کی تجارت

کیا کرتے ہیں۔ کھیس ہمارے ملک میں عام طور پر بستر کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اور بجائے چادروں یا دھسیوں کے بہت سے لوگ بستر پر کھیس بچھایا کرتے ہیں۔ جن دوستوں کو کھیسوں کی ضرورت ہو۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ان سے خریدیں۔ ان کی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔ اور پھر چیز بھی اچھی ملے گی۔ کیونکہ جھنگ کھیسوں کے لئے مشہور ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی کتاب

بیاض نور الدین رضؓ

طب کی ایک نہایت ہی اعلےٰ کتاب ہے۔ گو وہ ایسی طرز پر لکھی ہوئی ہے۔ جیسے سمندر ہوتا ہے کہ جس میں غوطہ لگا کر ہی انسان موتی نکال سکتا ہے۔ مگر

بلحاظ مطالب وہ نہایت ہی مفید کتاب ہے

اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بہت سے ایسے نسخے ہیں۔ جو آپ کی عمر بھر کے تجربہ سے صحیح اور مفید ثابت ہوئے ہیں۔ اطبا اس کتاب سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جو طبیب نہیں۔ وہ بھی عام معالجات میں جن میں کسی ڈاکٹر یا حکیم کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ یا جہاں ڈاکٹروں اور حکیموں کا میسر آنا مشکل ہو۔ اس سے بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بیاض نور الدینؓ دو جلدوں میں ہے۔ ایک حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بچوں کی طرف سے۔ مگر ابھی اس کی ایک ہی جلد شائع ہوئی ہے۔ دوسری جلد چھپنی باقی ہے۔ اس کی چھپوائی میں زیادہ صفائی سے کام لیا گیا ہے اور دوسری مکمل بیاض

مفتی فضل الرحمٰن صاحب

کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے خود بیاض لکھوائی تھی۔ بیسیوں دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ میں نے اپنی موجودگی میں حضرت خلیفہ اولؓ کو بیاض انہیں لکھواتے دیکھا۔ گو اس کے چھپنے میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔ مگر اس میں جو نسخے ہیں وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہی ہیں۔ اور آپ نے ہی اس کتاب میں لکھوائے انہوں نے یہ بیاض مکمل چھپوائی ہے۔ مگر کہتے ہیں

کہ انہوں نے قرض لے کر اس کتاب کو چھپوایا تھا۔ جو فروخت نہ ہونے کی وجہ سے اب تک چلا آرہا ہے۔ طب ایسی چیز ہے کہ ہر ایک کے کام آتی ہے اور کوئی ایسا فرد نہیں۔ جسے اس کی ضرورت نہ پڑتی ہو۔ جو لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ یہ

کتاب اپنے پاس رکھیں

اور جہاں ڈاکٹروں یا حکیموں سے خاص طور پر مشورہ لینے کی ضرورت نہ ہو۔ وہاں اس سے فائدہ اٹھائیں علاوہ ازیں جو دوست طب سے دلچسپی رکھتے ہیں اگر وہ بھی اس کتاب کو خرید لیں۔ تو یقیناً یہ کتاب ان کے لئے مفید ہوگی۔ اور مفتی صاحب کی مدد کی صورت بھی ہو جائے گی۔

ایک اعلان میں بک ڈپو کی طرف سے کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے دو سالوں میں میں نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے متعلق تقریر

کی تھی۔ اور نظارت تالیف و تصنیف کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو ایک جگہ جمع کر دے۔ یہ الہامات گو ایک صاحب کی طرف سے جو بعد میں غیر مبایعین میں شامل ہو گئے جمع تھے۔ اور انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا تھا۔ اور باوجود اس کے کہ وہ ہمارے مخالف ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ہمارا

اخلاقی فرض

ہے۔ کہ ہم ان کے کام کی داد دیں۔ کیونکہ انہوں نے بڑی ہمت سے کام لیا۔ اور ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو جمع کیا۔ جب دوسروں کو اس کا خیال نہیں تھا۔ انہوں نے یہ کام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد میں کیا تھا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ کتاب ختم ہو گئی۔ وہ الہامات کا مجموعہ میں نے نظارت تصنیف کی معرفت اب یہاں جمع کروایا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے تیار ہو گیا ہے۔ اور سات سو صفحات کے قریب اس کا حجم ہے۔ اور

پہلے مجموعہ الہامات سے بہت زیادہ مکمل ہے

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ یہ کتاب ضرور خریدیں۔

اسی سلسلہ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے میں نے اخبار میں ایک اعلان دیکھا ہے۔ جس میں انہوں نے کسی

میری تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ میں نے کہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مجموعہ کی بالالتزام تلاوت کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں "تلاوت" کا لفظ قرآن کریم کے لئے ایسا مخصوص ہو چکا ہے۔ کہ کسی اور کتاب کے لئے اس لفظ کا استعمال بہت سی غلط فہمیاں پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم ایسے الفاظ استعمال نہ کریں جس سے مفہوم بھی ادا ہو جائے۔ اور غلط فہمی بھی پیدا نہ ہو۔

تلاوت کا لفظ بھی ویسا ہی کام دے سکتا ہے جیسے مطالعہ کا لفظ

اور چونکہ انسان نے آنکھوں سے دیکھ کر ہی کتاب کو پڑھنا ہوتا ہے۔ اور آنکھوں سے کام لے کر ہی قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس لئے تلاوت کی بجائے ہمیں مطالعہ کا لفظ استعمال کرنا چاہیئے۔ تا کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی۔ اور آپ کو جو رویا و کشوف ہوئے۔ وہ

جماعت کے آئندہ پروگرام کے ساتھ نہایت گہرا تعلق

رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں قرآن اور حدیث کی اعلےٰ درجہ کی تفسیر بھی ہے۔ اس لئے اپنے ایمانوں کے ازدیاد اور قرآن کریم کی تفہیم کے لئے ان کا مطالعہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

دیکھو کس طرح احرار کے فتنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک لمبا عرصہ قبل وضاحت کے ساتھ خبر دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ حکومت اس امر کا یقین کر لینے کے بعد کہ جماعت احمدیہ فتنوں اور فسادوں سے ہمیشہ بچتی ہے۔ ایک شخص کی کوشش سے اس وہم میں مبتلا ہو جائے گی۔ کہ شائد یہ جماعت اپنی حکومت قائم کر رہی ہے۔ اور اس طرح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ سلسلہ اور حکومت میں جدائی

ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ وہی شخص احمدیوں کو مسلمانوں کی نگاہ میں ذلیل کرنے کے لئے حملہ کرے گا۔ لیکن حالات ایسے پیدا ہو جائیں گے۔ کہ وہ حملہ قانونی جرم بن جائے گا۔ اور جب اسے گرفتار کیا جائے گا۔ تو عدالت اسے جانے ہی

چار ماہ قید کی سزا

دے دے گی۔ جیسا کہ میں اپنے ایک اشتہار میں تفصیل کے ساتھ بیان کر چکا ہوں۔ مگر اس قسم کی باتیں تبھی نظر آتی ہیں۔ جب انسان الہامات کا مطالعہ رکھے۔ ورنہ اگر ہم الہامات کا مطالعہ نہ کریں۔ اور آج کوئی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ تو ہمیں کس طرح معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ اور اگر سو سال کے بعد لوگوں کو پتہ لگے۔ اور اس وقت جماعت اسے پیش کرے۔ تو اس وقت کے لوگ گالیاں ہی دیں گے۔ کہ یہ عجیب لوگ تھے۔ ان کے سامنے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی۔ مگر انہیں پتہ تک نہ لگا۔ اور اب عرصہ کے بعد انہیں ہوش آیا ہے۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم ان پیشگوئیوں کو اپنے مدنظر رکھیں۔ جس کا طریق یہی ہے۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھا جائے۔

تا جب کوئی پیشگوئی پوری ہو۔ تو ہمیں الہامات یا رؤیا و کشوف یاد آجائیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مطالعہ سے

قرآن کریم کا فہم

پیدا ہوتا۔ اور اس کے معارف سے واقفیت ہوتی ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان میں سے جس جس کو توفیق ہو۔ وہ یہ کتاب خرید خریدے۔ اور اس کا مطالعہ رکھے تا اسے قرآن مجید اور حدیث کی سمجھ بھی آئے۔ اور جماعت کا وہ پروگرام بھی مدنظر رہے۔ جو اللہ تعالٰے نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مطالعہ رکھیں۔ تا انہیں قرآن کریم کی سمجھ آئے۔ تو میرا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا اس سے بھی زیادہ مطالعہ کیا جائے اور اس سے بھی زیادہ اس پر غور اور تدبر کیا جائے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام اور آپ کی احادیث بھی ایک قابل قدر چیزیں ہیں۔ اور

اعلٰے درجہ کی تفسیر

اپنے اندر رکھتی ہیں۔ مگر چونکہ ان احادیث کی ترتیب و تدوین اور انہیں ہم تک پہونچانے میں انسانی ہاتھوں کا دخل ہے۔ اس لئے احادیث اس صفائی کے ساتھ ہمارے پاس نہیں پہونچیں۔ جس صفائی کے ساتھ قرآن کریم پہونچا ہے۔ اور قرآن کریم کے بعد جس چیز کے متعلق ہم قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ سچی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ہی ہیں۔ پس قرآن کریم اور احادیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا بھی مطالعہ کیا جائے۔ تا

تمام کتاب کو بالاستیعاب پڑھ جائیں

اور پھر کبھی کبھی مطالعہ کرتے رہیں۔ تا ذہن میں الہامات کے مضامین تازہ رہیں۔ پھر علاوہ اس کتاب کے جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کی بناء پر "تذکرہ" رکھا گیا ہے۔ دو میری کتابیں چھپوائی گئی ہیں جو ایک عرصہ سے نہیں ملتی تھیں۔ اب کی دفعہ ان کی قیمتیں بھی بہت کم رکھی گئی ہیں پہلے دو اور ڈیڑھ روپیہ ان کی قیمت تھی۔ مگر اب گیارہ آنے اور نو آنے میں یہ کتابیں مل سکتی ہیں۔ اس لئے جو دوست پہلے ان کتابوں کو نہیں خرید سکے۔ وہ اب خرید لیں۔ ان میں سے ایک

دعوۃ الامیر

ہے جس میں خدا تعالٰے کے فضل سے غیر احمدیوں کے لئے تبلیغ کا بہت بڑا مصالحہ جمع ہے۔ اور دوسری

احمدیت یعنی حقیقی اسلام

ہے۔ جس میں غیر مسلموں کے لئے تبلیغ کا بہت بڑا مصالحہ جمع ہے۔ یہ دونوں کتابیں اس وقت کے حالات کے لحاظ سے ایک چھوٹی انسائیکلوپیڈیا ہیں۔ جو بہت سے مطالب پر حاوی ہیں غیروں پر تو ان کتابوں کا اتنا اثر ہے۔ کہ فرانس میں

رائل ایشیاٹک سوسائٹی

کے ایک رسالہ میں اسلام پر ایک مضمون چھپا ہے جس کا نوے فیصدی حصہ احمدیت سے لیا گیا ہے۔ اور درمیان میں حوالہ دے کر مضمون لکھنے والے نے لکھا ہے۔ کہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ مگر جتنی کتابیں گزشتہ صدیوں میں اسلام کے متعلق لکھی گئی ہیں یہ کتاب اُن سب سے زیادہ اچھی ہے۔ کوئی عیسائی ہے جس نے یہ مضمون لکھا۔ تو اسلام کے متعلق غیروں میں تبلیغ کرنے کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ اعلٰے کاغذ پر جو کتاب چھپی ہے۔ اسکی قیمت گیارہ آنے اور معمولی کاغذ پر جو کتاب چھپی ہے۔ اس کی قیمت نو آنے ہے۔ یہ کتابیں اپنے گھروں میں رکھنے اور لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

گزشتہ ایام میں جیسا کہ میں نے اعلان کرایا تھا۔ آج کل جو

قرآن مجید کا درس

میں دے رہا ہوں۔ اس کے متعلق میرا ارادہ ہے۔ کہ وہ مکمل اخبار میں شائع ہوتا رہے تاکہ وہ اس تفسیر کا قائم مقام ہو۔ جو کتابی صورت میں بعد میں شائع کی جائے گی۔ بلکہ بعض حالتوں میں اس کا فائدہ زیادہ ہو سکتا ہے کیونکہ درس میں آیت کا ٹکڑہ ٹکڑہ لے کر اس کی تفسیر کی جاتی ہے۔ اور اس طرح تفصیل کے ساتھ وہ باتیں بیان ہو جاتی ہیں۔ جو اگر کتاب کی صورت میں درس لکھا جائے۔ تو اس قدر تفصیل سے انسان بہ خوف طوالت اجتناب کرتا ہے "الفضل" میں اس کے متعلق اعلان ہوتا رہا ہے۔ اور اس کے کچھ خریدار بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جنوری سے یہ درس انشاء اللہ اخبار میں چھپنا شروع ہو جائے گا۔

چودھری صادق علی صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار

جو ایک نہایت مخلص احمدی ہیں۔ انہیں میں نے اس بات پر مقرر کیا ہے۔ کہ وہ اس کی ادارت کا فرض ادا کریں۔ دورانِ جنوری میں انشاء اللہ تعالٰے اس درس کی پہلی اشاعت ہوگی۔ جو دوست اس کے خریدار بنیں گے۔ انہیں ہفتہ میں ایک بار چار صفحہ کا ضمیمہ اخبار میں بھیجا جائے گا۔ چھ ماہ کے لئے

اس ضمیمہ کی قیمت صرف ۱۲ آنے رکھی گئی ہے۔ جو کچھ زیادہ نہیں۔

جو دوست قرآن کریم کے سمجھنے اور اس کے معارف کو حاصل کرنے کی اپنے دل میں خواہش رکھتے ہوں۔ ان کے لئے یہ درس بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ پھر

سٹار ہوزری ورکس

کے متعلق میں سفارش کرتا ہوں۔ ہوزری کا کارخانہ جب جاری کیا گیا تھا۔ تو جماعت کے روپیہ سے جاری کیا گیا تھا۔ پس یہ کارخانہ جماعت کے دوستوں کے روپیہ سے بنا ہے۔ کسی ایک کا کارخانہ نہیں۔ اور جو چاہے۔ اب بھی اس کے حصص خرید سکتا ہے۔ لیکن میں نے اسی وقت اعلان کر دیا تھا۔ کہ جب یہ کارخانہ جماعت کے روپیہ سے جاری ہو جائے گا۔ تو تمام دوستوں کو چاہیئے کہ کارخانہ جاری ہونے کے بعد

اسی ہوزری کی تیار کردہ جرابیں خریدیں

سوائے اس کے کہ ان کے ناپ کی جراب تیار نہ ہو۔ لیکن اگر ان کے ناپ کی جراب تیار ہو تو پھر ان کا فرض ہے۔ کہ یہیں سے جرابیں خریدیں۔ اور خواہ وہ دوسری جرابوں کے مقابلہ میں خراب دکھائی دیں۔ پھر بھی یہی جرابیں پہنیں اور اُن سے تعاون کریں۔ ترقی کرنے والی قومیں ہمیشہ اس قسم کی قربانیاں کیا کرتی ہیں۔ جاپان نے جب ابتداء میں جرابیں بھیجنی شروع کیں۔ تو بہت کچھ ناقص تھیں۔ انسان آٹھ انچ کی جراب پہنتا۔ تو اتارتے وقت سولہ انچ کی ہوتی۔ اور بعض دفعہ ڈھیلی ہو کر بوٹ میں آجاتی۔

مجھے یاد ہے۔ میں نے ایک دفعہ

جاپانی جراب

پہنی مسجد میں نماز کے لئے آیا۔ تو معلوم ہوا۔ وہ جراب گھٹ کر بوٹ میں چلی گئی ہے۔ لیکن آخر لوگ ان جرابوں کو پہنا ہی کرتے تھے۔

پس جب کوئی قوم ارادہ کر لے۔ کہ اس نے

دُنیا میں ترقی

کرنی ہے۔ اور اپنی تیار کردہ چیز کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ تو ابتداء

ہیں اسے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ہوزری کی تیار کردہ جرابوں کے نقائص کی طرف ہر وقت نہ دیکھا کریں۔ بلکہ انہیں خرید کر

کارخانہ والوں کی حوصلہ افزائی

کیا کریں۔ خود ان کے کام میں بھی نقائص ہیں مگر تجربہ سے آہستہ آہستہ دور ہو جائیں گے۔ ایک دوست نے بتایا۔ کہ اس نے بہت سی جرابوں کے متعلق آرڈر دیا۔ مگر ان کا ایجنٹ پشاور کی طرف ہی پھرتا رہا۔ اور اس نے چیزیں نہ بھجوائیں۔ اس قسم کے

انتظامی نقائص

ہو سکتے ہیں۔ مگر ہوزری کی تیار کردہ بعض جرابیں اتنی مضبوط ہیں۔ کہ مجھے خود حیرت ہے۔ پچھلے سال میں نے اس جگہ سے گرم جرابیں لیں انگریزی گرم جراب اگر میرے پاؤں میں ہو۔ تو عموماً نو دن کے بعد اس میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں

سولہ سترہ دن کے بعد سوراخ ہوا

اور پھر مرمت کرنے کے بعد وہ بہت مدت تک چلی گئی۔ گو اس دفعہ کا تجربہ میرا اچھا نہیں ہوا۔ اگرچہ درمیان میں ایک دوست میرے لئے تحفۃً جرابیں لے آئے۔ اور وہ میں نے پہن لیں۔ مگر ہوزری کی ایک جراب پہنی۔ تو اس جراب میں دوسرے ہی دن سوراخ ہو گیا۔ میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے اس نقص کی اصلاح نہ کی تو پھر میں ان کی سوراخ والی جرابیں آئندہ سٹیج پر لٹکا دوں گا۔ تاکہ ان کا اشتہار ہو جائے۔ مگر بعض دوستوں نے بتایا ہے۔ کہ اتفاق سے آپ کو کوئی خراب جراب آ گئی ہوگی۔ ورنہ ایک دوست نے تو کہا۔ میں حیران ہوا کرتا ہوں۔ کہ ہوزری کی تیار کردہ جراب پھٹتی کیوں نہیں۔ تو ممکن ہے اتفاق سے مجھے کوئی خراب جراب ملی ہو۔ اور اس قسم کا اتفاق کوئی ناممکن نہیں۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ

انگلستان کی بنی ہوئی جرابیں

ایسی ناقص نکلیں۔ کہ چھ جرابوں میں ہفتہ عشرہ میں سوراخ ہو گئے۔ تو بعض دفعہ اتفاقاً ردی مال آ جاتا ہے۔ بعض دفعہ تیزاب زیادہ پڑ جاتا۔ اور تاگے گل جاتے ہیں۔ لیکن ایسا شاذ ہوتا ہے پس اگر دوسرے دوست کی روایت صحیح ہے تو مجھے بہت خوشی ہے۔ اور میں دوستوں سے کہتا ہوں۔ کہ

کارخانہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی مدد کی جائے

اگر ہمارا یہ ہوزری کا کارخانہ کامیاب ہو گیا تو میرا ارادہ ہے۔ کہ ایک

کپڑوں کا کارخانہ

بھی یہاں جاری کیا جائے۔ پس میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ سٹار ہوزری ورکس کے حصص خریدیں۔ اور جب انہیں جرابیں منگوانی ہوں۔ تو وہ یہیں سے منگوائیں۔ اور کامل فرمانبرداری یہی ہے۔ کہ اسی کارخانہ کی جرابیں پہنیں۔ سوائے ایسی صورت کے جیسا کہ میں نے اپنے متعلق کہا ہے۔ کہ ایک دوست میرے لئے تحفۃً جراب لے آئے۔ تو وہ میں نے پہن لی۔ وہ ایک نہایت ہی مخلص دوست ہیں۔ اور ہمیشہ میرے لئے تحفہ لانے کے عادی ہیں۔ اس لئے ان پر بھی افسوس ہے۔ کہ انہیں کیوں یہ خیال نہ آیا کہ اگر انہوں نے تحفہ دینا تھا تو وہ یہاں سے جرابیں خرید کر تحفۃً پیش کر دیتے۔ تا ان کی خواہش بھی پوری ہو جاتی۔ اور میری خواہش بھی کہ آئندہ ہم سٹار ہوزری کی تیار کردہ جرابیں استعمال کیا کریں۔ وہ دوست حیدر آباد کے ہیں اور شائد

فاصلہ کی زیادتی

کی وجہ سے ہماری آواز ابھی تک حیدر آباد کی جماعت کے کانوں تک نہیں پہنچی۔

اس کے بعد میں

موجودہ سال کے ایک نہایت ہی اہم واقعہ کی طرف

جو سیالکوٹ کا ہے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ احرار کی طرف سے متواتر ہم پر یہ اعتراض کیا جا رہا ہے۔ کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعوذ باللہ ہتک کرتے ہیں۔ آپ کی تحقیر و تذلیل پر خوش ہوتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ سے درجہ میں بلند سمجھتے ہیں اور یہ کہ نعوذ باللہ ہم

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ

کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ اگر ان مقدس مقامات کی اینٹ سے اینٹ بھی بج جائے۔ تو ہمیں کوئی پروا نہیں یہ بات جیسی جھوٹی اور بے بنیاد ہے۔ اس کو ہر احمدی کا دل ہی جانتا ہے۔ اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں۔ جو اس کو محسوس نہ کرتا ہو۔ ہمیں گندی سے گندی گالیاں دی جاتی ہیں۔ برے سے برے نام رکھے جاتے ہیں۔ دل آزار سے دل آزار کلمات ہمارے متعلق استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر ہمیں کبھی بھی ان الفاظ سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔ جتنی ہمیں اس بات کے سننے سے ہوتی ہے۔ کہ ہم نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں اور خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بج جانے پر بھی خوش ہیں۔ غالباً احرار نے یہ جانتے ہوئے ہی ہمارے متعلق یہ کہنا شروع کیا ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ دوسری گالیاں انہیں اتنا دکھ نہیں دیتیں۔ جتنی یہ بات دکھ دیتی ہے۔ اس لئے وہ ہمارے متعلق یہ اعتراض کر کے

ہمیں انتہائی تکلیف اور دکھ دینا چاہتے ہیں

لیکن دراصل اپنے اس عمل سے دشمن افراد کر رہا ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے انتہا درجہ کی محبت رکھنے والے ہیں

یوں تو یہ اعتراض ایسا ہے کہ ہر احمدی اس کی

تردید کا کھلا ثبوت

ہے۔ لیکن جن غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو بھی احمدیوں سے ملنے جلنے کا موقع ملتا ہے وہ بھی اس امر کو جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے یہ لیڈر کہلانے والے اول درجہ کے جھوٹے دغاباز مکار۔ اور فریبی ہیں۔ اور جب وہ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ تو حقیقت کچھ نہیں بلکہ اپنے

خبثِ باطن کا ثبوت

دیتے ہیں اور ہم پر الزام لگا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود توہین کرتے اور آپ کو گالیاں دیتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی شخص گالیاں نہ دے رہا ہو۔ اور دوسرا کہے کہ یہ گالیاں دیتا ہے تو دراصل وہ اپنے مونہہ سے آپ گالیاں دیتا ہے۔ تو جہاں جہاں کے غیر احمدیوں یا غیر مسلموں کو جماعت احمدیہ کے افراد سے ملنے جلنے کا موقع ملتا رہتا ہے وہاں کے غیر احمدی اور غیر مسلم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس جھوٹ کو شائع کرنے والے لوگ اول درجہ کے خبیث ہیں مگر جو احمدیوں سے نہیں ملتے یا بغض میں انتہا تک پہنچ چکے ہیں یا وہ اس فریب میں آ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ رسول کریم کی نعوذ باللہ ہتک کرتی ہے

کیونکہ یہ باتیں کہنے والے ان کے مولوی ہیں۔ اور آدمی عام طور پر حسن ظنی سے کام لیتا ہے۔ اور جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک

جبہ پوش مولوی

اُسے آکر کوئی بات کہہ رہا ہے۔ تو وہ اس کی بات کو بلا سوچے سمجھے تسلیم کر لیتا ہے ؀

جب یہ اعتراض پھیلا۔ اور فتنہ بڑھا۔ تو میں نے اس فتنہ کو دُور کرنے کے لئے دو طریق پیش کئے ؀

ایک یہ کہ چونکہ احمدی عام طور پر ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں سے ملتے رہتے ہیں اس لئے اگر یہ سمجھ بھی لیا جائے۔ کہ مسلمانوں کے سامنے احمدی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جھوٹی محبت

ظاہر کر دیتے۔ اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کر دیتے ہیں۔ تو عیسائیوں ہندوؤں اور سکھوں کے سامنے انہیں اس قسم کی باتیں کہنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے انہیں تو احمدی کہتے ہونگے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں رکھتے۔ اور نہ مکہ اور مدینہ کی اپنے دلوں میں کوئی عظمت سمجھتے ہیں۔ یا کم از کم غیروں کی خوشنودی کے لئے وہ

غیر مسلموں کی ہاں میں ہاں

ملاتے۔ اور ان کی مجلس میں انہی جیسی باتیں کرتے ہونگے۔ پس میں نے کہا۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں میں سے وہ لوگ جو ہمارے ساتھ ملنے جلنے والے ہوں۔ سو دو سو چار سو پانچ سو یا ہزار سے لئے جائیں۔ اور انہیں کہا جائے کہ وہ اپنے مذہب کی مقدس مذہبی کتاب ہاتھ میں لے کر

مؤکد بعذاب قسم

کھا کر بتائیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور کیا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی احمدیوں کے دلوں میں عزت ہے۔ یا ان مقامات کی اینٹ سے اینٹ بجنے پر وہ نعوذ باللہ خوش ہیں۔ اگر وہ تمام کے تمام یا ان کا بیشتر حصہ یہ گواہی دے۔ کہ اس نے احمدیوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کرنے والا اور آپ کے نام کو دُنیا میں بلند کرنے والا پایا۔ تو اس قسم کا اعتراض کرنے والوں کو اپنے فعل پر شرمانا چاہیئے۔ اور یہ جو میں نے اکثر کی شرط لگائی ہے۔ اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ ہر قوم میں سے بعض لوگ جھوٹ بولنے والے بھی ہوتے ہیں ؀

دوسرا معیار

میں نے یہ پیش کیا۔ کہ وہ ہم سے مباہلہ کر لیں اور مباہلہ کی دعوت میں نے اس لئے دی۔ کہ میں جانتا ہوں۔ ہر معترض اُن میں سے یقیناً یہ سمجھتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ اعتراض کر کے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں کبھی یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ سوائے پاگل اور مجنون کے کوئی اور شخص یہ کہہ سکے۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت نہیں کرتے۔

پاگل ممکن ہے اس قسم کا اعتراض کرے

مگر جو پاگل نہ ہو۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرتے۔ اور اس بات پر نعوذ باللہ خوش ہیں۔ کہ مکہ مکرمہ۔ اور مدینہ منورہ کی اینٹ سے اینٹ بج جائے۔ مگر چونکہ احرار پاگل نہیں۔ اس لئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ پس میں نے کہا۔ کہ وہ اس بارہ میں ہم سے مباہلہ کر لیں۔ اور اگر وہ مباہلہ پر تیار ہوں۔ تو

لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ

کر لیں۔ پانچسو یا ہزار کی تعداد وہ اپنے ساتھ لے آئیں۔ اور پانچ سو یا ہزار ہم میں سے میدانِ مباہلہ میں نکل کھڑے ہونگے۔ لیکن میں نے کہدیا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ فریقین آپس میں شرائط کا تصفیہ کر لیں اور

تصفیۂ شرائط کے پندرہ دن بعد مباہلہ

ہو جائے۔ اس کے جواب میں احرار کی طرف سے پہلے تو یہ کیا جاتا رہا۔ کہ ہر جمعہ کو یہاں اعلان کر دیتے کہ ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ لیکن آخر انہوں نے کہا۔ کہ ہم مباہلہ کے لئے تو تیار ہیں۔ مگر اس شرط پر کہ قادیان میں ہو۔ چنانچہ ان کے اخبار "مجاہد" نے صاف طور پر لکھا۔ کہ "ہم مرزا محمود کو کوئی موقعہ نہیں دینگے۔ کہ وہ مباہلہ سے پہلو تہی کر سکے۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ کہ مباہلہ قادیان میں ہوگا" (۲۱-اکتوبر) میں نے جب دیکھا۔ کہ وہ متواتر اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ مباہلہ قادیان میں ہو۔ تو میں نے کہا۔ اگر باقی شرائط کو تم منظور کر لو۔ تو میں اس کو بھی منظور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ان کی اس شرط سے ہی سمجھتا تھا کہ دراصل وہ

قادیان میں کانفرنس

کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ شہید گنج کے موقعہ پر سول ڈس اوبیڈی انس سے جو انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا۔ ہمیں سول ڈس اوبیڈی انس سے انکار نہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ اس میں فائدہ نہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی۔ کہ انہیں کونسلوں کی پڑی ہوئی تھی۔ اور اس طرح

مسلمانوں کی نگاہوں میں ذلیل

ہونے کے بعد وہ چاہتے ہیں۔ کہ اب قادیان اکر اور مسلمانوں کی توجہ کو اس طرف پھیر کر اپنے کھوئے ہوئے وقار کو پھر حاصل کریں۔ مگر چونکہ اس کے ساتھ ہی مجھے یقین تھا۔ کہ وہ مباہلہ نہیں کریں گے اور شرطوں کے ہیر پھیر میں اس دعوت کو ٹال دیں گے اس لئے میں نے ان کی اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور کہا۔ وہ باقی شرائط طے کریں۔ تو میں اس شرط کو منظور کرتا ہوں۔ مگر یہ اعلان شائع ہونے کے بعد جو کچھ میں نے ان کی طرف سے دیکھا۔ اس کی مجھے یقیناً امید نہ تھی۔ مجھے یہ تو خیال تھا۔ کہ وہ شرائط کے نام پر کوئی بہانہ بنا کر

مباہلہ سے گریز

کرینگے۔ مگر یہ خیال نہیں تھا۔ کہ وہ اپنی کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں شروع کر دیں گے۔ میں صرف اتنا سمجھتا تھا۔ کہ وہ آئیں گے۔ اور شرائط کے متعلق جھگڑا کر کے چلے جائیں گے۔ مگر انہوں نے اس موقعہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر لوگوں میں اشتہارات تقسیم کرنے شروع کر دیئے۔ کہ قادیان میں پہلے سے بھی زیادہ شاندار احرار کانفرنس منعقد ہوگی۔ اور مباہلہ بھی ہوگا۔ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ نظارہ دیکھنے کے لئے بہت بڑی تعداد میں قادیان پہونچیں۔ لیکن ایک طرف تو انہوں نے کانفرنس کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔ اور دوسری طرف شرائط کی طرف سے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔ اور کوئی ایک تحریر بھی انہوں نے اس سلسلہ میں ہمارے دفتر میں نہیں بھجوائی۔ انہیں متواتر بذریعہ تحریر توجہ دلائی گئی۔ مگر کسی چٹھی کا جواب نہ آیا۔ آخر ایک دن

مسٹر مظہر علی صاحب اظہر

کا یکدم سیالکوٹ سے مجھے تار پہونچا۔ کہ احرار کی طرف سے مباہلہ کی تاریخ ۲۳ر نومبر مقرر کی گئی ہے۔ اس پر ہماری جماعت کے ایک سکرٹری کی طرف سے انہیں پھر چٹھی لکھی گئی۔ کہ پہلے شرائط طے کیجئے بغیر شرائط کئے کس طرح

مباہلہ کی تاریخ مقرر کی جا سکتی ہے

مگر اس کا بھی کوئی جواب نہ دیا گیا۔ اور صرف اخباروں میں اعلان ہوتا رہا۔ کہ ہمیں سب شرائط منظور ہیں۔ حالانکہ شرائط اسی وقت تفصیل کے ساتھ طے ہوسکتی تھیں۔ جب

فریقین کے نمائندے

بیٹھتے اور آپس میں مل کر فیصلہ کرتے۔ اعلان میں تو موٹی موٹی باتیں بیان کی جاسکتی ہیں۔ تفصیلات کس طرح بیان کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً میں نے شرط مقرر کی تھی۔ کہ پانچ سو یا ہزار آدمی احرار کی طرف سے مباہلہ میں شامل ہوں۔ اگر بالفرض انہوں نے اس شرط کو منظور کر لیا ہوتا تو ضروری تھا۔ کہ ان

پانچ سو یا ہزار آدمی کے نام اور مکمل پتے

ہمیں دیئے جاتے۔ ورنہ پانچ سو یا ہزار آدمی مباہلہ کرکے چلے جاتے۔ تو ممکن تھا۔ ان میں سے جو مرتا اس کے متعلق کہہ دیا جاتا۔ کہ یہ مُباہلہ میں شامل نہیں تھا۔ اس طرح جو مرتا جاتا۔ وُہ مُباہلین سے نکلتا جاتا۔ اور جو رہ جاتے ان کے متعلق کہہ دیا جاتا۔ کہ یہ مباہلہ میں شامل تھے۔ مگر مرے نہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی مباہلہ کا طریق ہے اسی طرح ممکن ہے ایک شخص کے متعلق مجھے بتایا جائے۔ کہ یہ میاں عبد اللہ ہیں بٹالہ کے رہنے والے ہیں۔ اور یہ بھی مباہلہ میں شامل ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام عبد اللہ نہ ہو۔ بلکہ حمید اللہ ہو اور جب سال کے بعد نتیجہ دیکھنے کے لئے انسان تلاش کرے۔ تو کہہ دیا جائے۔ حمید اللہ مرا ہے شامل تو عبد اللہ ہوا تھا۔ تو یہ ایسی

حماقت کی بات

ہے۔ جسے کوئی تسلیم نہیں کرسکتا۔ اور ہر عقلمند کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ شرائط کے طے کئے بغیر مباہلہ کرنا بیوقوفوں کا کام ہے۔ مگر ان کی تو یہ غرض ہی نہ تھی۔ ان کی غرض اگر تھی تو یہ کہ قادیان جمع ہونے کی صورت نکل آئے۔ اور وقت پر

مباہلہ سے انکار

کرکے اپنی کانفرنس منعقد کر لی جائے۔ مثلاً اسی شرط کا جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے بنظر عمل

صاحب اظہر نے جو جواب دیا وہ یہ ہے۔ کہ ہم قادیان پہونچ کر ایک دن پہلے

مباہلین کی فہرست

دے دیں گے۔ حالانکہ اگر وہ ایک دن پہلے فہرست دیں۔ تو مباہلین کی تحقیق کس طرح ہوسکتی ہے۔ ممکن ہے۔ ایک شخص کے متعلق لکھا ہو۔ کہ یہ گجرات کا رہنے والا ہے۔ مگر مجھے کیا پتہ ہوسکتا ہے۔ کہ یہ گجرات کا ہے یا نہیں۔ اس کی مجھے تحقیق کرنی چاہیئے۔ اور اس صورت میں

پندرہ بیس دن

چاہئیں۔ تاکہ گجرات کے دوستوں کو لکھ کر دریافت کیا جائے۔ کہ آیا اس نام کا کوئی آدمی گجرات میں رہتا ہے یا نہیں۔ اور آیا اس نے اپنا نام مُباہلہ کے لئے دیا ہے۔ یا کسی اور کو اس کے نام پر پیش کر دیا گیا ہے۔

غرض ان تمام

خدشات کے ازالہ کیلئے

ضروری تھا۔ کہ پندرہ بیس دن پہلے فہرستیں مل جاتیں۔ تا ہم ہر شخص کے متعلق تحقیقات کر سکتے۔ اور پھر یہ بھی پتہ لگا لیتے۔ کہ آیا وہ واقعی مباہلہ کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ ممکن ہے ایک شخص کا یونہی نام لکھ دیا جائے۔ حالانکہ وُہ مباہلہ کے لئے تیار نہ ہو۔ یا ایک سے زیادہ کا نام خانہ پُری کے طور پر درج کر دیا جائے۔ مگر مُباہلہ کے موقعہ پر وُہ بھاگ جائیں۔ اور اسطرح

مقررہ تعداد میں کمی

آجائے ؛

غرض ضروری تھا کہ مباہلین کے پندرہ بیس دن پہلے نام ملیں۔ اور ان کے متعلق یہ تحقیق کر لی جائے۔ کہ وُہ فرضی نام تو نہیں اور پھر مباہلین کی شکلیں پہچان لی جائیں۔ تا جب

اللہ تعالےٰ کا عذاب

نازل ہو۔ تو کسی قسم کا اشتباہ واقعہ نہ ہو۔ اس صورت میں ممکن تھا۔ جس جس جگہ کے غیر احمدی مباہلین ہوتے۔ وہاں کے احمدیوں کو ہم بلوالیتے

اور کہتے ان کی شکلیں پہچانتے جاؤ اور انہیں یاد رکھو۔ غرض جہاں بھی پانچ سو یا ہزار آدمی مباہلہ کے لئے آئے گا۔ یہ احتیاطیں کرنی پڑیں گی۔ ورنہ مباہلہ کھیل بن جائے گا۔ یہ سب تفصیلات اور شرائط میں اگر خطبہ میں بیان کرتا۔ تو اس قسم کا مضمون کئی خطبوں میں ختم ہوتا۔ اور پھر بھی

احرار کی طرف سے تحریری رضامندی

اور شرائط کے تسلیم کرنے کا امر باقی رہتا۔ اس لئے میں نے کچھ باتیں تو خطبوں میں بیان کر دیں۔ اور کچھ باتوں کے متعلق کہہ دیا۔ کہ فریقین کے نمائندے جمع ہو کر ان کا فیصلہ کر لیں۔ مگر انہوں نے اس طرف کا رخ بھی نہیں کیا۔ اور

شرائط کے متعلق

لکھ دیا۔ کہ ہمیں سب منظور ہیں۔ حالانکہ ابھی

صرف چند شرطیں پیش کی گئی تھیں۔ اور بہت سی شرائط طے کرنی باقی تھیں۔ جو اسی صورت میں طے ہوسکتی تھیں۔ کہ وُہ اس کے لئے تیار ہوتے۔ مگر انہوں نے شرائط کے متعلق ہمیں اپنی کوئی تحریر نہیں دی۔ متواتر انہیں توجہ دلائی گئی۔ کہ جو کچھ وہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور جن شرائط کو وُہ مانتے ہیں۔ انہیں تحریری رنگ میں ہمارے پاس پہونچا دیں۔ مگر انہوں نے یہ بات نہ مانی۔ اور اخبار میں یہ اعلان ہوتا رہا۔ کہ ہم سب شرائط منظور کرتے ہیں۔ حالانکہ اپنے

اخبار میں شائع شدہ بات

کو وُہ آسانی سے رد کر سکتے۔ اور کہہ سکتے ہیں کہ اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں اخبار پر ہے چنانچہ اس کا

ایک تازہ ثبوت

خلافتی لیڈر نے مہیا کر دیا ہے۔ اخبار "مجاہد" (۱۱ر دسمبر) میں ایک لیڈنگ آرٹیکل

"جزیرۃ العرب میں کیا ہو رہا ہے"

کے زیر عنوان چھپا ہے۔ اس میں بعض ایسی باتیں ان کی طرف سے لکھی گئیں۔ جو مسلمانوں کو سخت ناگوار گزریں۔ اس کے شائع ہونے کے بعد جب انہیں محسوس ہوا۔ کہ اس کا شائع کرنا غلطی تھا۔ تو جھٹ انہوں نے دوسرے دن اعلان کر دیا۔ کہ یہ لیڈر نہیں تھا۔ بلکہ دفتر مجاہد کے عملہ کے سوا کسی اور صاحب کا مضمون آیا۔ اور نائب ایڈیٹر نے غلطی سے یہ سمجھا۔ کہ یہ مضمون

ادارہ تحریر کے رکن اعلیٰ

نے منظور کر لیا ہے۔ اور اس طرح بعض ارکان ادارہ تحریر کی غلطی سے شائع ہو گیا۔

جن لوگوں نے اخبار کا ایک لیڈر کا لیڈر اڑا دیا۔ اور اسے اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے کسی نامہ نگار کی طرف منسوب کر دیا۔ ان سے بھلا کیونکر امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے

اخباری بیانات کو وقعت

دیں۔ اور وقت پر یہ کہہ کر انکار نہ کر دیں۔ کہ یہ ہمارا بیان نہیں۔ اور نہ ہم اس سے متفق ہیں۔ اب تک تو ہم یہ سنتے چلے آئے تھے۔ کہ غلطی سے لفظ کچھ کا کچھ چھپ سکتا ہے مگر یہ کبھی نہیں سنا تھا۔ کہ ایک لیڈر کے لیڈر کے متعلق یہ کہہ دیا جائے۔ کہ وہ غلطی سے چھپ گیا۔ اصل میں اسے چھپنا نہیں چاہیئے تھا۔ یہ تو ویسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنے نام پر ایک کتاب شائع کرے اور جب چھپ جائے۔ تو کہدے۔ نہ یہ میری کتاب ہے۔ اور نہ میں نے لکھی۔ بلکہ

سہو کاتب ہے

جہاں اتنے بڑے بڑے سہو ہو سکتے ہوں وہاں ہمارے لئے سخت احتیاط کی ضرورت تھی۔ تا اگر وہ کسی وقت اپنی منظور کردہ شرائط سے انکار کریں۔ تو ہم ان کے سامنے ان کا تحریری کاغذ تو پیش کر سکیں۔ گو ممکن ہے۔ اپنی تحریر کے متعلق بھی وہ یہ کہدیں کہ ہمیں اس وقت

دورۂ جنون

ہو گیا تھا۔ مگر بہرحال چونکہ اخبار کے بیان کے متعلق سہو کاتب کا عذر پیش ہونے کا ہر وقت ان کی طرف سے خطرہ تھا۔ جیسا کہ

حال کے ایک واقعہ

نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ان سے تحریر لی جاتی۔ مگر انہوں نے تحریر نہیں دی۔ اور نہ مباہلہ کے لئے تصفیہ شرائط کیا۔ لیکن آج بھی مجھے ایک اشتہار ملا ہے۔ جس پر لکھا ہے "خلیفہ قادیان کا مباہلہ سے شرمناک فرار" حالانکہ

میرا چیلنج اب تک موجود ہے

کہ اگر مباہلہ کرنا ہے۔ تو لاہور یا گورداسپور میں کر لو۔ اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں تو وہ یا تو یہ کہہ دیں۔ کہ ہمارا خدا قادیان میں ہے۔ لاہور میں نہیں۔ اور اس کی حکومت قادیان میں تو ہے۔ لیکن باہر اس کی حکومت نہیں۔ اور یا پھر یہ ثابت کر دیں۔ کہ شریعت کی رُو سے قادیان کے باہر مباہلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر مباہلہ کرنا ہو۔ تو قادیان میں کرو باہر نہ کرو۔ اور اگر وہ کہہ دیں۔ کہ ہمارا خدا لاہور میں نہیں صرف قادیان میں ہے۔ تو اس صورت میں ماننا پڑے گا۔ کہ

ان کا خدا ان کی روٹیاں ہیں

جو انہیں قادیان کے نام پر مسلمانوں کو اکسا کر اور انہیں فتنہ و فساد پر آمادہ کر کے زیادہ عمدگی سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ وجہ کیا ہے۔ کہ جب میں بار بار کہہ رہا ہوں۔ کہ آؤ شرائط طے کر کے مباہلہ کر لو۔ تو وہ اس طرف نہیں آتے۔ اور یہ شور مچاتے چلے جاتے ہیں۔ کہ میں نے مباہلہ سے فرار اختیار کیا۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسے دس ہمیں فرار جب ہمارے دنیا پر ظاہر ہو جائیں گے۔ تو اس کے ساتھ ہی

احرار کی جماعت کا بھی خاتمہ ہو جائیگا

ایک عقلمند یورپین مصنف کا قول ہے۔ کہ ساری دنیا کو تم کچھ مدت کے لئے دھوکہ دے سکتے ہو اور کچھ لوگوں کو تم ہمیشہ کے لئے دھوکہ دے سکتے ہو۔ مگر

تم ساری دنیا کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ نہیں دے سکتے

پس صداقت آخر دنیا پر واضح ہو گی۔ اور یہ فرار احرار کے لئے ایسی مصیبت بن جائیں گے جن سے نکلنا ان کے لئے مشکل ہو گا۔

میں پھر اس موقعہ پر اعلان کرتا ہوں۔ کہ میرے آخری اعلان میں بھی مباہلہ کا چیلنج موجود ہے۔ اگر وہ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو

لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ کر لیں

ہمیں مباہلہ کرنے سے ہرگز انکار نہیں۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے نہیں آئیں گے کیونکہ ان کے دل جانتے ہیں۔ کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور دیدہ دانستہ

لوگوں کو فریب

میں مبتلا کر رہے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ جس طرح میں نے موکد بعذاب قسم شائع کر دی تھی۔ وہ بھی موکد بعذاب حلف شائع نہیں کر دیتے۔ جس دن

میری طرف سے یہ قسم

شائع ہوئی تھی جس میں یہ

"اے خدا ایک جماعت کا امام ہونے کے لحاظ سے اس قسم کا دھوکہ دینا نہایت خطرناک فساد پیدا کر سکتا ہے پس اگر میں نے اوپر کا اعلان کرنے میں جھوٹ دھوکے یا چالبازی سے کام لیا ہے۔ تو مجھ پر اور میرے بیوی بچوں پر لعنت کر۔ لیکن اگر اے خدا میں نے یہ اعلان سچے دل سے اور نیک نیتی سے کیا ہے۔ تو پھر اے میرے رب یہ جھوٹ جو بانی سلسلہ احمدیہ کی نسبت میری نسبت اور سب جماعت احمدیہ کی نسبت بولا جاتا ہے۔

تو اس کے ازالہ کی خود ہی کوئی تدبیر کر اور اس ذلیل دشمن کو جو ایسا گندہ الزام ہم پر لگاتا ہے۔ یا تو ہدایت دے۔ یا پھر اسے ایسی سزا دے۔ کہ وہ دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو"

تو اس دن

میری طرف سے مُباہلہ کی ذمہ واری پُوری ہو گئی

اور میں آج کہتا ہوں۔ کہ اگر احرار کے لئے جمع ہونا مصیبت ہے۔ وہ پانچ سو یا ہزار افراد اپنے ساتھ نہیں لا سکتے۔ تو میری قسم کے الفاظ کو الٹا کر اور انہیں دہرا کر

اپنے پانچ لیڈروں کی طرف سے

شائع کر دیں۔ اور لکھ دیں۔ کہ اے خدا! ہمیں یقین ہے۔ احمدی رسُول کریم صلے اللہ پر ایمان نہیں رکھتے۔ نہ آپ کو دل سے خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ اور آپ کی فضیلت اور بزرگی کے قائل نہیں۔ بلکہ آپ کی توہین کرنے والے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی اینٹ سے اینٹ بج جانے پر بھی خوش ہونے والے ہیں۔ اے خدا اگر ہمارا یہ یقین غلط ہے۔ تو تُو ہم پر اور ہماری بیوی بچوں پر اپنا عذاب نازل کر۔ جس دن وہ اپنے میں سے پانچ لیڈروں کی طرف سے اس قسم کی موکد بعذاب حلف اپنے اخبار میں شائع کر دیں گے۔ اسی دن

میں سمجھ لونگا کہ میرا احرار سے مُباہلہ ہو گیا

لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

اس کے بعد میں

تحریک جدید کے متعلق بعض باتیں

کہنی چاہتا ہوں۔ میں نے اس کا نام تحریک جدید اس لئے رکھا ہے۔ کہ بعض لوگوں کے لئے

جدید چیز

لذیذ ہوتی ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں۔ کل جدید لذیذ"۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ پرانی چیز ہے اور جیسا کہ میں اپنے ایک پچھلے خطبہ جمعہ میں بیان کر چکا ہوں۔ تحریک جدید کا ایک حکم بھی ایسا نہیں جو قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔ اور ایک حکم بھی ایسا نہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل سے ثابت نہ ہو۔ گو زمانہ کے حالات کے مطابق ممکن ہے۔ کسی حکم کی شکل تبدیل ہو گئی ہو۔ مثلاً بورڈنگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں ہوتے تھے۔ مگر

بچوں کی تربیت کے اصول

وہی ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کئے۔

تو تحریک جدید جسے در اصل میں وہ قدیم تحریک کہتا ہوں۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے اذن لیکر جاری کی۔ جب تک جماعت اس کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی۔ میرے نزدیک اس وقت تک حقیقی طور پر جماعت کوئی کام نہیں کر سکتی۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے متعلق انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ ان کے مفہوم کو اچھی طرح جانتا ہے۔ لیکن جب اس پر جرح کی جائے۔ اور کسی

بات کی باریکیاں

اس سے دریافت کی جائیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ اس نے بات کو صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ اور اگر سمجھا بھی ہے۔ تو محض سطحی رنگ میں۔ مجھے بھی یقین ہے۔ کہ

ابھی تک جماعت کے اکثر افراد نے اس تحریک کا مفہوم نہیں سمجھا

حالانکہ اس کے متعلق میں نے اتنے خطبے پڑھے ہیں۔ کہ اس سے پہلے کسی اور بات کے متعلق میں نے اتنے خطبے کبھی نہیں پڑھے۔ لیکن باوجود اس قدر تفصیل سے تحریک جدید کو بیان کرنے کے مجھے وہم ہے کہ جماعت کے اکثر افراد ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس کے مفہوم اور اہمیت کو ابھی تک نہیں سمجھا۔ اور اگر وہ سمجھ جاتے۔ تو یقیناً میں ان میں ایسا تغیر دیکھتا۔ جو مجھے ابھی تک نظر نہیں آ رہا۔ عام طور پر دوست یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ احراری فتنہ کو دیکھکر اس کے استیصال کے لئے

چند وقتی باتیں

میں نے بیان کر دی ہیں۔ حالانکہ اس کا موجب احراری فتنہ نہیں۔ بلکہ حقیقت یہی ہے۔ کہ احرار کا تو اللہ تعالےٰ نے ایک بہانہ بنا دیا ہے کیونکہ ہر تحریک کے جاری کرنے کے لئے

ایک موقع کا انتظار

کرنا پڑتا ہے۔ اور جب تک وہ موقع میسر نہ ہو۔ جاری کردہ تحریک مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ بے شک مخلص لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جب بھی ان کے سامنے بات پیش کی جائے۔ وہ اس پر توجہ کرتے ہیں مگر عام جماعت میں بیداری پیدا کرنے اور کمزوروں کو بھی متوجہ کرنے کے لئے کسی خاص موقع کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ مجھے بھی سالہا سال سے یہ انتظار تھا۔ کہ

کوئی ایسی آگ لگے جب ہماری جماعت کا ہر چھوٹا بڑا بیدار ہو جائے

اور اس موقعہ پر میں وہ تحریک پیش کر دوں جو جماعت کو بہ حیثیت جماعت تیرہ سو سال پیچھے لے جائے۔ چنانچہ کچھ سال ہوئے۔ اسی غرض کے لئے میں نے

انصار اللہ کی تحریک

جماعت میں جاری کی تھی۔ مگر اس میں کچھ روکیں پیدا ہو گئیں مثلاً ایک روک تو یہی واقعہ ہو گئی۔ کہ جب مجھ سے لوگ انصار اللہ کی ضرورت دریافت کرتے تو میں انہیں کہتا۔ کہ میں اس کی ضرورت اپنے خطبات میں بیان کرونگا۔ اس کے بعد میں نے خطبات دیئے۔ مگر چونکہ جماعت میں بیداری نہیں تھی۔ اس لئے ان پر غور نہ کیا گیا۔ پھر انصار اللہ کی تحریک سے بعض طبائع میں یہ احساس پیدا ہو گیا۔ کہ

جماعت میں ایک اور جماعت بن رہی ہے

چنانچہ میرے پاس اس قسم کی شکایتیں پہونچنے لگیں۔ اس کی وجہ سے میرے دل میں انقباض پیدا ہو گیا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ یہ تحریک بعض کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جائے۔ اور چونکہ کسی کی ٹھوکر کے مقابلہ میں وہ فوائد جو اس تحریک سے حاصل ہو سکتے تھے۔ زیادہ اہم نہیں تھے۔ اس لئے میرا جوش بھی کم ہو گیا۔ پھر میں اس انتظار میں رہا۔ کہ کوئی ایسا موقع آئے۔ جب ساری جماعت ہی انصار اللہ بن جائے۔ اور یہ شکایت نہ رہے کہ جماعت میں ایک اور جماعت بن رہی ہے۔ چنانچہ فتنہ احرار سے فائدہ اٹھا کر میں نے جماعت کے سامنے تحریک جدید پیش کر دی اور میں سمجھتا ہوں۔ تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا

اعلےٰ انتخاب

تھا۔ جس سے بڑھکر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں

ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کرکے مجھے حاصل ہوئی۔ اور یقیناً میں سمجھتا ہوں۔ جس وقت میں نے یہ تحریک کی۔ وہ

میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع

تھا۔ اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی۔ جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ اس وقت جماعت کے دل ایسے تھے۔ جیسے چلتے گھوڑے کو جب روکا جائے۔ تو اس کے دل کی کیفیت ہوتی ہے ہماری جماعت بھی اس خیال کے ماتحت نہایت آرام اور اطمینان کے ساتھ چلی جارہی تھی۔ کہ وہ

ایک منظم اور پرامن گورنمنٹ کے ماتحت

رہتی ہے۔ اور اس کے لئے وہ تکالیف اور مصائب نہیں۔ جو پہلے انبیاء کی جماعتوں کو پہونچیں۔ اس خیال کی وجہ سے اس کی طبیعت میں ایک غلط اطمینان تھا۔ اور وہ اپنے آپ کو بعض قسم کی قربانیوں سے آزاد سمجھتی تھی۔ ایسے حالات میں

گورنمنٹ کی ایک غلطی اور احرار کی شورش

نے ایسا موقع پیدا کر دیا۔ کہ جماعت نے یہ سمجھ لیا۔ کہ جس چیز کو وہ امن سمجھ رہی تھی۔ وہ امن نہیں۔ اور اُسے بھی ان قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جو انبیاء سابقین کی جماعتوں نے کیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے آسمان سے وہ موقع پیدا کیا۔ جس کا میں ایک عرصہ سے منتظر تھا۔ اور میں نے تحریک جدید پیش کر دی۔ اگر جماعت اس تحریک کو سمجھ لے۔ اور اس پر عمل کرے۔ تو جہاں اس کی

ترقیات میں حیرت انگیز زیادتی

ہو جائے۔ وہاں جو یہ اعتراض بالعموم کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو پہلے انبیاء کی جماعتوں جیسا کام نہیں کرنا پڑا دور ہو جاتا ہے۔ اور آج میں اسی وجہ سے اختصار کے ساتھ بعض وہ بنیادی اصول بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس تحریک کے اندر کام کر رہے ہیں۔

اوّل اس تحریک کے ماتحت یہ اصل میرے مدنظر تھا۔ کہ

جماعت میں طوعی قربانی کا مادہ پیدا ہو

قربانیاں دو قسم کی ہوا کرتی ہیں۔ ایک جبری جن میں ہر فرد بشر کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ خاص قسم کی قربانی کرے۔ دوسری طوعی جنہیں لوگوں کی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو ان قربانیوں میں حصہ لیں۔ اور اگر نہ چاہیں تو نہ لیں۔ پھر طوعی قربانیاں بھی دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک انفرادی اور ایک جماعتی۔ انفرادی قربانیاں گو

افراد کے اندر جوش

پیدا کر دیتی ہیں۔ مگر بحیثیت مجموعی جماعت میں انفرادی طوعی قربانیوں سے جوش پیدا نہیں ہوتا۔ انفرادی طوعی قربانیوں کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے تہجد۔ کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ اگر چاہے۔ تو رات کو اٹھکر عبادت کر سکتا ہے۔ یہ

نفلی قربانی

ہے۔ اور انفرادی ہے۔ مگر چونکہ نفلی قربانیوں میں انسان کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس لئے ان قربانیوں میں جبری قربانیوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنی وحی سے بتایا ہے۔ کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایسا وقت آجاتا ہے۔ کہ اگر وہ ایک قدم میری طرف چلتا ہے۔ تو میں دو قدم چل کر اس کی طرف جاتا ہوں۔ اور اگر وہ چل کر آتا ہے۔ تو میں دوڑ کر اس کے پاس پہونچتا ہوں پھر ہوتے ہوتے اس قدر اُسے

میرا قرب

حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں۔ جن سے وہ کام کرتا ہے۔ اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ گویا بندہ خدا ہی بن جاتا ہے۔ تو نفلی قربانیاں ہی ہیں۔ جو انسان کو

خدا تعالےٰ کے قرب

کرتی ہیں۔ یہ قربانیاں جیسا کہ میں بتا چکا ہوں ایک انفرادی ہوتی ہیں۔ اور ایک جماعتی انفرادی کی تو ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے تہجد۔ کہ کوئی اٹھتا ہے۔ اور کوئی نہیں اٹھتا۔ اور جماعتی طوعی قربانیوں کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے

رمضان میں تراویح

ہر شخص جانتا ہے۔ کہ تراویح کے لئے کتنا جوش ہوتا ہے۔ بلکہ اس قدر پابندی سے لوگ تراویح پڑھتے ہیں۔ کہ وہ تہجد کے لئے نہیں اٹھتے۔ مگر تراویح پڑھنے کے لئے چلے جاتے ہیں بلکہ تہجد پڑھکو ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔ کہ کسی نے مٹھائی بانٹنی شروع کر دی ہو مگر تراویح کے ختم ہونے پر میں دیکھتا ہوں۔ لوگ مٹھائیاں بانٹتے ہیں۔ یہ بالکل ویسی ہی بات ہے۔ جیسے نماز پڑھنے والے کو نمازی کوئی نہیں کہتا۔ لیکن اگر کوئی ایک دفعہ حج کر آئے۔ تو اسے حاجی کہنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح جو روزہ رکھتا اور ایک مہینہ مسجد میں تراویح پڑھتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس بات کا مستحق سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کہ اتنا بڑا کام جب اس نے کیا ہے تو اب اس کا منہ میٹھا کرنا چاہئے۔ غرض جو نفلی قربانیاں ہوں۔ مگر ساتھ ہی جماعتی رنگ رکھتی ہوں وہ

جماعت میں عظیم الشان بیداری

پیدا کر دیا کرتی ہیں۔

پس میں نے تحریک جدید میں پہلا اصل یہ مدنظر رکھا۔ کہ طوعی اور نفلی قربانی جماعت کے سامنے رکھی جائے۔ مگر وہ انفرادی نہ ہو۔ بلکہ جماعتی ہو۔ اور ایسے رنگ میں تحریک ہو۔ کہ ہر فرد اگر چاہے۔ تو اس میں شامل ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے کسل کو دور کرنے کے لئے جیسے

فوجی مشق

ہوتی ہے۔ بعض تاریخیں مقرر کر دیں۔ کہ اگر فلاں تاریخ تک وعدہ لکھا دوگے۔ تو ہم تم سے چندہ لیں گے۔ اور اگر اس کے بعد وعدہ لکھاؤ گے۔ تو ہم اُسے منظور نہیں کرینگے۔ اگر میں ایک تاریخ مقرر نہ کرتا۔ تو کوئی کہتا میں جنوری میں لکھاؤنگا۔ کوئی کہتا۔ میں فروری میں لکھاؤنگا۔ اور کوئی کہتا میں مارچ یا اپریل میں لکھاؤنگا۔ اور اگر ایسا ہوتا۔ تو

جماعتی رنگ قائم نہ رہتا

جماعتی رنگ قربانی میں اسی وقت پیدا ہو سکتا تھا جب تاریخوں کی تعیین کر دیجاتی اور کہدیا جاتا۔ کہ اتنے دنوں کے اندر اندر وہ قربانی کا وعدہ پیش کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد نہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جیسے جماعت میں جلسہ کے ایام کے قریب آکر خاص جوش پیدا ہو جاتا ہے

اور وہ بے تابی کے ساتھ اس میں شامل ہونے کے لئے دوڑتی ہے۔ اسی طرح جب

چندہ کی خاص تاریخیں

مقرر کر دی جائیں۔ تو جماعت کے لوگوں میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر اس میں شامل ہونے کی سعی کرتے ہیں۔ پس یہ قربانی جماعتی بھی ہے اور طوعی بھی۔ میں نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی کو چندہ کے لئے مجبور کیا جائے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

ہر شخص تک تحریک جدید کی آواز پہنچا دو

اور اس کے بعد اسے شمولیت کے لئے مجبور نہ کرو۔ اگر وہ شامل ہوتا ہے تو شامل کر لو اور اگر نہیں ہوتا۔ تو اسے شرمندہ نہ کرو۔

میں نے اس چندہ میں کم سے کم پانچ روپیہ دینے کی شرط رکھی ہے۔ جس سے یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ گویا ایک حصہ کو جماعتی قربانی سے نکال دیا گیا ہے۔ مگر اس کی بھی ایک وجہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ اس چندہ کا اثر جماعت کے فرضی چندوں پر پڑے۔ اگر ہر شخص کو اس چندہ کے لئے مجبور کیا جاتا اور ہر رقم قبول کر لی جاتی تو یہ چندہ تمام جماعت پر فرض ہو جاتا۔ مگر اب

کم سے کم پانچ روپیہ چندہ دینے کی شرط

رکھ کر میں نے اس کے دائرہ کو محدود کر دیا ہے اگر کسی شخص کے ذرائع وسیع ہیں۔ اور وہ علاوہ دوسرے چندوں کے اس میں بھی حصہ لے سکتا ہے تو وہ اس میں شامل ہوگا۔ ورنہ طبقہ غرباء میں سے کئی ایسے ہیں جو اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ پس یہ شرط عائد کر کے میں نے جماعتی قربانی سے بعض لوگوں کو نکالا نہیں بلکہ ایک طبقہ کو بچا لیا ہے۔ کہ اس پر یہ بوجھ نہ پڑے۔ تاکہ وہ فرضی قربانیوں سے بالکل ہی نہ رہ جائے۔ اور گو وہ

غرباء کا طبقہ

ہے۔ مگر جماعت میں اسی طبقہ کی اکثریت ہے چنانچہ ہماری جماعت گو خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی ہے۔ مگر سات ہزار ایسے شخص تھے۔ جنہوں نے چندہ تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ نوے ہزار یا ایک لاکھ کی اور جماعت، جو چندہ دینے والی ہے اس سے باہر رہی۔ پس چونکہ جماعت کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے جس پر اس چندے کا بار نہیں پڑا۔ اس لئے عقلاً

صدر انجمن کے کاموں پر اس کا اثر نہیں ہونا چاہیئے

تو تحریک جدید میں ایک اصل میں نے یہ مدنظر رکھا ہے۔ کہ طوعی قربانی کی روح میں جماعت میں تازہ کردوں۔ وہ لوگ جو صرف فرض نماز ادا کرتے ہیں اور نفلوں میں حصہ نہیں لیتے عموماً نماز میں انہیں جوش پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے ہیں۔ تو انہیں رقت طاری نہیں ہوتی لیکن جو نفلوں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ انہیں نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور خاص جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے

ائمہ دین

ہمیشہ یہی ہدایت کیا کرتے ہیں۔ کہ نوافل پڑھنے کبھی چھوڑنے نہیں چاہئیں۔ اور وہ کہا کرتے ہیں کہ نوافل کو اللہ تعالیٰ نے مقرر ہی اس لئے کیا ہے۔ کہ اگر فرائض میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو نوافل اسے پورا کر دیں پس تحریک جدید سے ایک اصل میرے یہ مدنظر ہے کہ جماعت میں طوعی قربانی کی روح تازہ رہے۔

دوسرا اصل

اس تحریک سے میرے یہ مدنظر ہے کہ میں غربت اور امارت کا امتیاز مٹانا چاہتا ہوں۔ مذہبی جماعتوں میں کبھی بھی غربت اور امارت کا امتیاز نہیں ہوا۔ اور اگر ہو تو وہ مذہبی جماعت نہیں کہلا سکتی۔ جب خدا تعالےٰ یہ فرماتا ہے۔ کہ

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور تم میں سے وہی معزز ہے۔ جو زیادہ متقی ہو۔ تو اب بتاؤ کیا کوئی مومن خیال کر سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور تو اور کوئی معزز ہے مگر میرے نزدیک اور۔ جو خدا تعالےٰ کے نزدیک معزز ہوگا۔ درحقیقت ہمارے نزدیک بھی وہی معزز ہونا چاہیئے۔ اور جب

خدا تعالیٰ کے نزدیک اتقی معزز ہے

اور وہ ایک غریب بھی ہو سکتا ہے۔ تو یقیناً ہماری روش اور ہمارے طریق میں غریب ہی معزز ہونا چاہیئے۔ اور اگر ہم یہ نہیں کرتے۔ تو ہم کسی اور کو عزت دیتے ہیں اور خدا تعالےٰ کسی اور کو معزز گردانتا ہے۔ یہ نقص تبھی دور ہو سکتا ہے۔ جب

امارت اور غربت کے ظاہری امتیاز کو ہم مٹا دیں

اس امتیاز کے قائم رہنے سے دوسرا نقص یہ واقعہ ہوتا ہے۔ کہ غریب اور امیر میں ایسی وسیع خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ کہ وہ دونوں مل کر کام نہیں کر سکتے۔ جیسے دو بیل ہوں اور دونوں کا الگ الگ رنگ ہو۔ لیکن اگر ایک جوئے کے نیچے ان کی گردنیں رکھ دی جائیں تو وہ خوب کام کر لیتے ہیں لیکن ایک بھینسے کے دو بچے اگر میل میل کے فاصلہ پر کھڑے ہو۔ تو وہ کام نہیں کر سکتے۔ تو غربت اور امارت کے امتیاز کو جب تک ہم مٹا نہ دیں۔ اس وقت تک جماعت متحدہ طور پر کام نہیں کر سکتی۔ مثلاً

ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے

میں یہ بھی حکمت ہے۔ گو اور بھی اس میں حکمتیں ہیں۔ مگر ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا امتیاز جاتا رہتا ہے۔ اگر ہم لباس بہت اعلیٰ قسم کا پہنیں۔ اور اپنی شان کو خاص طور پر لوگوں پر ظاہر کریں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایک غریب ہماری دعوت کرنے سے گھبرائے گا وہ کہے گا میں اگر فلاں امیر کی دعوت کردوں۔ تو میرے گھر میں تو بوریا بھی نہیں وہ بیٹھے گا کہاں۔ اس کے تو کپڑے میلے ہو جائیں گے۔ یا اگر دعوت کردوں تو کس طرح کردوں۔ یہ تو گھر میں روز چار چار کھانے کھاتا ہے۔ اگر میں صرف اس کے لئے پلاؤ بھی پکا دوں۔ تو اس کے چاول تو اس کے گلے میں پھنسیں گے۔ پس وہ دعوت کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ اور اس طرح

امراء و غرباء میں ایک امتیاز

قائم رہتا ہے۔ لیکن اگر معلوم ہو۔ کہ امیر آدمی بھی گھر میں ایک ہی کھانا کھانے کا عادی ہے تو غریب سمجھتا ہے۔ ایک کھانے کا کیا ہے وہ تو میں بھی تیار کر لوں گا اور اس طرح وہ زیادہ دلیری سے ایک امیر کی دعوت کرے گا۔ پھر اگر یہ پابندی نہ ہوتی تو بعض لوگ خود تقاضا کر کے دعوتوں میں چیزیں پکواتے۔ اور اس کا مجھے اس لئے خیال ہے۔ کہ میں نے کئی احمدیوں کے موہنہ سے بھی سنا ہے۔ جب ان کی کوئی دعوت کرے تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کیا کیا کھلاؤ گے؟ ایک دعوت میں میں ایک دفعہ شامل ہوا۔ ایک مدعُو صاحب میرے ساتھ تھے۔ جب دعوت کھانے بیٹھے تو بے اختیار کہنے لگے۔ پلاؤ کے بغیر دعوت عجیب لگتی ہے۔ میزبان سامنے بیٹھا تھا۔ میں نے سمجھا یہ الفاظ سن کر وہ اپنے دل میں کٹ ہی گیا ہوگا۔ لیکن اگر اس وقت میری طرف سے تحریک جدید جاری ہوتی۔ تو وہ اس قسم کے الفاظ ہرگز اپنے موہنہ سے نہ نکالتے لیکن اس تحریک کے جاری ہونے پر اب قدرتی طور پر لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ امیر غریب ہو گئے اور غریب امیر ہو گئے

ظاہری لباس میں خاص شان

نہ رہنے کا بھی بہت بڑا فائدہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہماری جماعت کی کئی امیر عورتیں اس بات کو بہت تکلیف دہ سمجھتیں۔ کہ وہ باقی عورتوں کے ساتھ بیٹھ کر جلسہ سنیں۔ اور وہ شکایت کرتیں۔ کہ ہم باقی عورتوں کے پاس کس طرح بیٹھ سکتی ہیں۔ اور

بے اعتنائی کے ساتھ تقریریں سنتیں

مگر چونکہ اب پہلی سی شان نہیں رہی۔ اس لئے وہ غریب عورتوں کے ساتھ بیٹھ کر تقریریں سن سکتی ہیں تو اپنے ذہن بھی ٹھیک ہوئے۔ اور غربت و امارت کا امتیاز بھی جاتا رہا۔ پہلے امیر سمجھتے کہ ہم بڑے ہیں اور غریب سمجھتے کہ ہم چھوٹے ہیں اور اس طرح درمیان میں ایک خلیج حائل رہتی۔ مگر اب بجائے بُعد اور جدائی کے آپس میں محبت ہے۔ غریب امیر کے بلانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ اور امیر غریب پر تکبر نہیں کرتا۔ کیونکہ

سب کے کھانوں کا معیار ایک ہے

دال گوشت کا فرق رہے گا۔ مگر جو چٹ پٹی چیزیں اور زیادہ چیزیں تیار کرنے کا فرق تھا وہ اڑ گیا۔ اور اب ایک غریب اپنی جماعت کے امیر دوستوں کی بخوشی دعوت کر سکتا ہے۔ مگر جب یہ امید کی جائے۔ کہ پلاؤ بھی ہو زردہ بھی ہو کوفتہ بھی ہو۔ سبزی بھی ہو۔ مرغ بھی پکا ہوا ہو۔ کباب بھی ہوں۔ تو ایسی دعوت کو ایک غریب دور سے ہی سلام کرتا ہے۔ اور کہتا ہے میں اس سے باز آیا۔

غرض اس تحریک کا ایک پہلو یہ تھا۔ کہ میں غربت اور امارت کا امتیاز جماعت سے مٹاؤں۔ اور

جماعت کو مل کر کام کرنیکی عادت

ڈالوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ جس دن یہ امتیاز مٹا۔ اس دن حقیقی رنگ میں جماعت متحد ہوگی۔ بے شک ایک حد تک اسلام نے امتیاز کو قائم رکھا ہے۔ مگر اسلام اس بات سے منع کرتا ہے۔ کہ امیر اپنی الگ گدی بنالیں۔ اور غریبوں سے حقارت کے ساتھ پیش آئیں۔ یہ

نہایت خطرناک چیز

ہے۔ اور اس سے ایمان تک انسان کے دل سے نکل سکتا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ ایک امیر کو اگر اعلیٰ عہدہ ملتا ہے۔ تو وہ نہ لے۔ تجارت میں اسے منافع ہو۔ تو اس کے لینے سے انکار کردے۔ اچھے مکانات ہوں۔ تو انہیں بیچ دے جس طرح وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ تم پلاؤ کھاتے ہو۔ تو اس میں مٹی ڈال لو۔ مگر وہ اس بات کا حکم دیتا ہے۔ کہ جسے روپیہ ملے۔ وہ اُسے جائز کاموں میں خرچ کرے۔ اپنے نفس پر خرچ کرے خاندان کی عزت و حرمت کے لئے خرچ کرے۔ قوم کے لئے خرچ کرے۔ ملک کے لئے خرچ کرے۔ اسلام اور احمدیت کے لئے خرچ کرے مگر کسی صورت میں غربت و امارت میں امتیاز قائم نہ ہونے دے۔

تیسرا اصل

اس تحریک میں میں نے یہ مدنظر رکھا ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکے۔ مغربیت کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ مغربی اثر اس وقت دُنیا پر غالب آیا ہوا ہے۔ اور میری رائے میں اسلام کو اتنا نقصان عیسائیت سے نہیں پہونچا۔ جتنا مغربیت سے پہونچ رہا ہے۔ لیکن

مغربیت مذہب سے علیحدہ چیز ہے

اور میرا ارادہ ہے۔ کہ کسی خطبہ میں بتاؤں۔ کہ مغربیت کیا چیز ہوتی ہے۔ اس وقت میں ایک موٹی مثال دے دیتا ہوں۔ جس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ مغربیت اور اسلام میں کیا فرق ہے۔ اسلام کی طرف دیکھو۔ وہ ایک غریب شخص سے مخاطب ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔

اے شخص تو سوال نہ کر

دوسری طرف وہ امیر سے مخاطب ہوتا ہے۔ اور اسے کہتا ہے۔ اے امیر تو بغیر مانگے کے اس غریب کو دے۔ اسی طرح اسلام کہتا ہے۔ اے مزدور تو باغیانہ رنگ اختیار مت کر اور دوسری طرف وہ سرمایہ دار سے کہتا ہے۔ اے سرمایہ دار تو اس کا حق ادا کر اور اُسے کافی مزدوری دے۔ گویا اسلام غریب کے فرائض غریب کو مخاطب کرکے سُناتا اور امیر کے فرائض امیر کو مخاطب کرکے سناتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مغربیت یہ ہے۔ کہ مزدوروں کا ایک ایجنٹ اُٹھتا اور انہیں یہ کہنا شروع کردیتا ہے۔ کہ امیر تم پر ظلم کر رہے ہیں۔ وہ تمہارے حقوق کو چھینتے اور تمہیں ترقی کرنے سے باز رکھتے ہیں۔ ان کے خلاف بغاوت کرو۔ اسی طرح ایک امیروں کا ایجنٹ اُٹھتا اور یہ کہنا شروع کردیتا ہے۔ کہ تم اس قدر دولت جمع کرو۔ کہ سب لوگ تمہارے دست نگر ہوں۔ یہ ایک موٹی مثال ہے۔ جس سے

مغربیت اور اسلام کا فرق

ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسلام دونوں طرف قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اور مغربیت دونوں طرف لُوٹ اور بغاوت کا مادہ پیدا کرتی ہے مغربیت غریب سے کہتی ہے۔ کہ امیر سے چھین۔ اور امیر سے کہتی ہے۔ کہ غریب سے چھین۔ اور اسلام دونوں طرف اخلاق سے کام لینے کی تاکید کرتا۔ اور غریب کو کہتا ہے۔ کہ سوال نہ کر۔ اور امیر کو کہتا ہے۔ کہ غریب کو دے۔ گویا اسلام قربانی سکھاتا ہے۔ مگر

مغربیت ایک جہنم کا نمونہ ہے

جس میں ھل من مزید کے سوا اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اگر دُنیا مغربیت کے پیچھے جائے تو اس کا سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ لڑائی اور فساد بڑھے۔ لیکن اسلام اس قسم کی تعلیم دیتا ہے۔ جو امن کو بڑھاتی اور محبت و اخوت قائم کرتی ہے۔ پس مغربیت کے نقطۂ نگاہ اور ہمارے نقطۂ نگاہ میں بہت بڑا فرق ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ

اخلاق پر تعلقات کی بنیاد ہو

جب ہم ایک مزدور سے کہتے ہیں۔ کہ تُو اپنے حق پر اصرار نہ کر۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہم اس کا حق تلف کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی ہم امیر سے اس کا حق اسے دلواتے اور اسے تاکید کرتے ہیں۔ کہ وہ بغیر مانگے کے غریب کو دے۔ پس اسلام کسی کا حق تلف نہیں کراتا۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ وہ ہر چیز کی بنیاد اخلاق پر رکھتا ہے۔ مگر مغربیت لُوٹ اور مار پر بنیاد رکھتی ہے۔ اسلام دونوں طرف قربانی اور ایثار پیدا کرتا ہے۔ اور مغربیت دونوں طرف بغاوت اور ظلم کا مادہ پیدا کرتی ہے۔ غرض مغربیت کے متعلق بہت سے اصول ہیں جنہیں انشاء اللہ کسی اور وقت میں بیان کرونگا تاکہ لوگ سمجھ جائیں۔ کہ مغربیت اور اسلام میں کتنا بڑا فرق ہے۔ سردست میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ

تحریک جدید کے ماتحت میں نے

مغربیت کے ازالہ کی کوشش بھی کی ہے

چنانچہ میں نے کہا۔ آؤ اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کرو۔ اور وقف بھی اس طرح کہ خود کماؤ۔ مگر خدمت دین کی کرو۔ یا اسی قسم کی اور بھی کئی مثالیں ہیں۔ جیسے لباس میں سادگی۔ مکانات کی آرائش و زیبائش پر فضول اخراجات نہ کرنا۔ کفایت کو ہر کام میں ملحوظ رکھنا۔ عورتوں کا گوٹہ کناری کو ترک کرنا یہ تمام باتیں ایسی ہیں۔ جو مغربیت کے ازالہ کے لئے میں نے تجویز کی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ جس دن ہم مغربیت کو کچل دیں گے۔ اس دن

اسلام کی دوبارہ زندگی کے آثار

پیدا ہو جائیں گے۔ کیونکہ مذہب ہمارے راستہ میں روک نہیں۔ بلکہ ہمارے راستہ میں سب سے بڑی روک مغربیت ہے۔

چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنیوالے اصحاب کو ضروری اطلاع

وعدوں کو جلد پورا کرنیکی طرف خاص توجہ کی جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مالی تحریک جدید سال دوم" پر جن جماعتوں یا جماعتوں کے بعض جوشیلے احباب نے اپنی جماعتوں کے کارکنوں کی فہرست کا انتظار نہ کرکے یا ان افراد نے جن کا چندہ مرکز میں براہ راست آتا ہے لبیک کہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انکے متعلق اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء کہا ہے۔ اس امر کی نیز بعض دوسری باتوں کا جواب جو حضور نے ارقام فرمایا ہے۔ اس کی اطلاع "دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" احباب کو دے چکا ہے۔ اگر کسی دوست نے وعدہ فرمایا ہو۔ اور ان کو وعدہ کی منظوری کی اطلاع نہ پہونچی ہو۔ تو انہیں چاہئے۔ کہ اپنی منظوری وعدہ چندہ تحریک جدید کے متعلق دفتر سے دریافت فرمالیں۔ ہوسکتا ہے۔ کہ ان کو جواب خط گم ہو جانے یا کسی اور وجہ سے نہ ملا ہو۔ پس جن دوستوں کو وعدہ کی منظوری کی اطلاع نہ ملی ہو۔ وہ "دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" میں اطلاع دیں۔ تا ان کو جواب دیا جائے۔

اسی تسلسل میں یہ بھی احباب کرام سے عرض کردینا مناسب ہے۔ کہ جن مخلصین نے وعدے فرمائے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی موعودہ رقم کے ادا کرنے کا وقت معین کردیا ہے۔ ان سے یہ عرض کرتا ہے کہ اگر وہ اپنے وقتِ مقررہ سے پہلے اپنا وعدہ اس لئے پورا کردیں۔ کہ جتنا وہ پہلے ادا کرینگے اتنا ہی ان کو ثواب زیادہ ہوگا۔ تو ان کا ایسا کرنا عین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت ہوگا۔ کیونکہ اس وقت تحریک جدید کے مستقل ریزرو فنڈ کے لئے اکٹھے روپیہ کی ضرورت ہے۔ پس دوست زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے اگر وقت مقررہ سے پہلے چندہ ادا کریں۔ تو ان کو زیادہ ثواب ہوگا۔ اور حضور کی دُعا اور خوشنودی کا بھی باعث ہوگا اس سال وعدہ کرنیوالے اصحاب میں ایک کافی تعداد ایسے احباب کی بھی ہے۔ جنہوں نے اپنی رقم کے ادا کرنیکا کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔ بلکہ بعض نے صرف یہ کہا ہے۔ کہ دورانِ سال میں ادا کردینگے۔ اور بعض نے ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء سے جو آخری وقت ہے۔ پہلے ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے۔ ایسے احباب اور جماعتوں کے کارکنوں سے التماس ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی اپنے وعدہ کے ادا کرنیکا وقت اس لئے معین فرمادیں۔ کہ گو وقت مقررہ ہونیکی صورت میں ہر وقت عرض کیا جاسکتا ہے۔ کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں۔ لیکن دفتر کو زیادتی اخراجات سے بچانے اور صحیح طریق سے کام کرنیکے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے بہتر یہی ہے۔ کہ اول تو ایسے احباب اپنی رقم موعودہ جلد تر ادا کرکے ثواب حاصل کریں۔ لیکن اگر انکی مالی حالت اجازت نہ دیتی ہو۔ کہ فوری ادا کرسکیں۔ تو کم سے کم وقت مقرر کردیں کہ فلاں ماہ رقم ادا کی جائیگی۔ تا اگر ضرورت پڑے۔ تو انکو وقت پر یاد دلایا جاسکے۔ پس ایسے وعدہ کا وقت مقرر کرنیوالے ...

تندرستی طاقت وقوت مردمی بخشنے والی اکسیر دوا

ویرس کرن گولیاں (رجسٹرڈ)

تمام مردانہ کمزوریوں کو ہٹا کر طاقت سے بھرپور کرنے والی

بے نظیر دوا ہے۔ بدن میں خون و جوہر مردمی کو کمال درجہ بڑھاتی ہیں۔ دل و دماغ و جسم میں نئی طاقت بخشتی ہے۔ جریان وغیرہ شکایتوں کو کم طاقتی کو ہٹا کر اصلی قوت پیدا کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو بے سمجھی کی غلط کاریوں سے اپنی طاقت کو نہایت کمزور یا بالکل ضائع کر چکے ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے پوری قوت و لطف جوانی حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک سو گولیاں تین روپے نمونہ کی شیشی پچیس گولیاں ایک روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

راج وید مہنت حکیم چند وید بھوشن مالک امرت پرکاش اوشدھالیہ ہال بازار امرتسر

جبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے اور پھر کبھی نہیں ہوتی نہایت مجرب دوا ہے صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ عہ

تریاق جریان

دھات۔ رقت۔ قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل ہونا۔ درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہو تا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوشرو۔ بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ عہ

نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ اس سے زیادہ اور کیا اطمینان دلایا جائے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم ننگے چھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

ضرورت ہے اگر آپ کو دیانتدار محنتی بہی کھاتہ اردو۔ ہندی کے ماہر نیز انگریزی لکھنے پڑھنے والے منشی کی ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ پر خط لکھیں۔ **عبد العزیز معرفت ڈاکٹر کے ایم منیر ڈھاب کھٹیکاں امرتسر**

ملیریا یعنی موسمی بخار کا حکمی علاج

سردی سے بخار کا چڑھنا۔ بدن میں درد ہونا۔ قبض کی شکایت اور پیاس کی تیزی باری سے چڑھنا یا چوتھیا۔ بخار کے لئے ہماری تیار کردہ **ملیرین** اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس شہرہ آفاق دوا سے ملیریا کے ہزارہا مریض صحتیاب کر دئے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ علاوہ ڈاک خرچ

اکسیر تاپ تلی عموماً بخار کے بعد بعض مریضوں کی تلی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے بھوک کم لگتی ہے۔ قبض عام طور پر رہتی ہے۔ مریض کام کرنے سے جی چراتا ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے تاپ تلی اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بوتل ایک روپیہ چار آنے علاوہ ڈاک خرچ۔ فہرست مفت طلب کریں

ملنے کا پتہ

مینجر فاروقی یونانی دواخانہ۔ فاروق گنج بیرون دروازہ شیرانوالہ۔ لاہور

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

دلروز رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

دلروز ناسور۔ مغلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد چنبل۔ گوت اور خنازیر طاعون ناسور بھگندر سلی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف و بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ گزیدہ کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں زخم کو باندھنے کی ضرورت نہیں اور نہ نہانے کی ممانعت اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجرا کو فوراً بند کرتا ہے۔ معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سر درد۔ اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

شادی سے پہلے

کونسا سوال پوچھا جا سکتا ہے

جس کا جواب میرے پاس نہیں

بندہ:۔ **ہدایت نامۂ خاوند**

بالمقابل اڈہ ٹانگہ۔ لاہور

مژدہ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی اور اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصلی تیل "جان جہاں ہیر آئل" رجسٹرڈ استعمال کرے۔ قیمت فی شیشی ۱۰/ ار

ملنے کا پتہ:۔ **ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور**

ایک روپیہ میں ایکہزار اشتہار چھپواؤ

پنجاب بھر میں سب سے سستی اعلیٰ چھپوائی کا کام کروائی واحد فرم نرخ چھپائی اعلیٰ اشتہارات قیمت اعلیٰ کاغذ

سائز اشتہار	ایک ہزار	دو ہزار	چار ہزار
۳ × ۴ × ۵½	۱-۰-۰	۲-۰-۰	۳-۰-۰
۱ × ۲ × ۵½	۲-۰-۰	۳-۸-۰	۵-۰-۰
۱۰ × ۲ × ۶۱	[illegible]	[illegible]	۵-۸-۰

زیادہ کام کے لئے علیحدہ نرخ نوع ہر صورت میں دو ہزار لیکر نصف قیمت پیشگی لازمی۔ نمونے مفت طلب کریں انگریزی ہندی گورمکھی سے علیحدہ نرخ

کمرشل سنڈیکیٹ اندرون لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

عدیس آبابا ۵ فروری۔ جنوبی محاذ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حبشی افواج نے اطالوی فوج کو ایک اور زبردست شکست دی ہے اس جنگ میں ۱۷۰۰ اطالوی سپاہی ہلاک ہوئے حبشی فوج نے ۱۶ ٹینکوں۔ ۷۰ مشین گنوں۔ تین توپوں اور گیارہ لاریوں پر قبضہ کیا۔

یوروشلم ۵ فروری۔ شام کی تحریک قومیت پسندی کے ساتھ بطور ہمدردی فلسطین کے بعض شہروں میں عربوں نے ہڑتال کر رکھی ہے اور اجلاس منعقد کر کے فرانس کے خلاف ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔

ڈیوس (سوئیٹزرلینڈ) ۵ فروری۔ سوئیٹزرلینڈ کے جرمن نازی گروپ کے لیڈر کو کسی شخص نے گولی سے ہلاک کر دیا ہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس لیڈر کا حملہ آور یوگوسلاویہ کا ایک یہودی طالب علم ہے۔

بہاولپور ۵ فروری۔ آج دس مزید شورش پسند ہندو کارکنوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ پولیس نے ایک مجمع پر لاٹھی چارج بھی کیا ہندوؤں کی ہڑتال کا آج پانچواں روز ہے۔ چونکہ بہاولپور کے حالات نازک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ اس لئے مزید فوج بلائی گئی ہے

نئی دہلی ۵ فروری۔ اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے التوا کی جن تحریکوں کا نوٹس دیا گیا تھا۔ وہ تمام ختم ہو گئی ہیں۔ یا تو انہیں واپس لے لیا گیا ہے۔ یا گورنر جنرل نے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ یا پریذیڈنٹ نے انہیں ناجائز قرار دیا۔

لنڈن ۵ فروری۔ کل دارالعوام کا اجلاس منعقد ہوا۔ شاہی خزانچی نے بادشاہ کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی کے اس ایڈریس کا جواب دیا۔ جو شہنشاہ جارج کی وفات پر دیا گیا تھا۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم نے جواب میں لکھا ہے۔ کہ میری زندگی کا اہم ترین مقصد عوام کی آزادی کو برقرار رکھنا اور رعایا کے ہر طبقہ کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش کرنا ہوگا اجلاس کی مزید کارروائی کے سلسلہ میں مسٹر بٹلر نے ہندوستان کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کی سیاسی حالت اطمینان بخش ہے۔ اگرچہ لاہور کے فسادات سے پیدا شدہ ایجی ٹیشن ابھی تک موجب اضطراب [illegible]

کلکتہ ۵ فروری۔ مزید تحقیقات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی جہاز "سٹی آف کرائسٹ چرچ" میں اسلحہ کی برآمد کے سلسلہ میں اب تک ۶۰ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ ان میں ۱۸ چینی اور ۴۲ گومی شامل ہیں۔

کراچی ۵ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ میسرز ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی۔ بمبئی کے جہاز ایس ایس "اسلامی" اور "اکبر" علی الترتیب زیادہ سے زیادہ ۹ - ۱۳ فروری ۱۹۳۶ء کو جدہ کی طرف براستہ کراچی روانہ ہو نگے۔

لاہور ۵ فروری۔ سر آٹو نیمر جو انڈیا ایکٹ کے ماتحت مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے درمیان مالی تعلقات کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے مالی حالات کی پڑتال جلد ختم کر دیں گے۔ سر آٹو نیمر نے سر عبد القیوم وزیر سرحد کے وفد کو ملنے سے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۵ فروری۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ پولیس نے الہ آباد و بنارس۔ لائل پور اور امرتسر میں متعدد مقامات پر چھاپہ مارے اور بعض جگہوں سے اشتراکی لٹریچر برآمد کیا۔

لنڈن ۵ فروری۔ دارالعوام میں مسٹر بٹلر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ایوان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ بنگال میں دہشت انگیزی کا بھاری خطرہ ہے اس لئے ہمیں احکام کی مرضی پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

بمبئی ۵ فروری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لکھنؤ کانگرس کے اجلاس میں وزارتیں قبول یا مسترد کرنے کے سوال کا فیصلہ نہیں کیا جائیگا بلکہ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے بعد میں ایک اور اجلاس بلایا جائے گا۔

لنڈن ۵ فروری۔ کل دارالعوام میں ۲۰ کے مقابلہ میں ۵۰ ووٹوں سے لارڈ سینکے کا یہ ریزولیوشن منظور ہو گیا۔ کہ لارڈوں کے ذریعہ سے لارڈوں کے مقدمات کی سماعت کا کوئی فائدہ نہیں رہا۔ اب اس طریق سماعت کے طریقہ کو اڑانے کے متعلق بل پیش کیا جائے گا۔

لنڈن ۵ فروری۔ انگلستان اور جرمنی کے درمیان بحری معاہدہ خطرہ میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جمہوری کے ممبر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ جرمنی پر معاہدہ کی رو سے یہ پابندی عائد نہیں ہوتی۔ کہ جہازوں کا سائز کم کر دیا جائے۔ چونکہ کانفرنس میں جہازوں کی وسعت کے سوال پر غور ہو رہا ہے۔ لہذا برطانیہ کا خیال ہے [illegible] کانفرنس میں شامل کیا جائے۔

لنڈن ۵ فروری۔ نیویارک ٹائمز رقمطراز ہے۔ کہ تیل کی تعزیرات سے خوفزدہ ہو کر اٹلی نے ۱۳ تیل بردار جہاز حاصل کر لئے ہیں جن میں زیادہ تر سکنڈے نیویا کے ہیں۔ اور جو اس ماہ خلیج میکسیکو سے تیل لائیں گے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تیل کا بیشتر حصہ آزاد تیل کمپنیوں کی معرفت خریدا گیا ہے۔

لاہور ۵ فروری۔ آج بعد نماز ظہر تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں شاہی مسجد سے پانچ پانچ پر مشتمل چھ جتھے نکالے گئے۔ جنہیں حسب معمول پولیس نے گرفتار کر کے سنٹرل جیل بھیجدیا۔ آج کے جتھوں کی روانگی کا کام ایک تیسرے ڈکٹیٹر چوہدری عمر الدین نے سرانجام دیا۔ پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی پہلے دو ڈکٹیٹروں چوہدری مولا بخش اور مسٹر ایوب حسن کی تلاش کر رہی ہے۔ چوہدری عمر الدین کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے

بہاولپور ۵ فروری۔ اخبار پرتاپ ۷ فروری لکھتا ہے۔ کہ کل صبح بہاولپور میں منادی کرائی گئی۔ کہ چونکہ ہندوؤں نے ریاست میں شورش برپا کر رکھی ہے۔ اسی لئے زائد فوج کا چوبیس ہزار روپیہ ماہوار خرچ ان سے وصول کیا جائیگا۔

عدیس آبابا ۵ فروری۔ حبشی افواج آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ حکومت حبشہ کو یقین ہے۔ کہ حبشی فوج مکالے پر قابض ہو جائیگی۔ اور حملہ آوروں کو شدید نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑیگا۔

لنڈن ۵ فروری۔ سر اکبر حیدری کو پریوی کونسل کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

روم ۵ فروری۔ استنبول سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت ترکی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگلے چند سالوں میں [illegible] کم بہت جہاز خریدے جائیں۔ تا کہ ترکی [illegible] تجارتی جہازوں کا بیڑا تیار ہو جائے۔

برسلز ۵ فروری۔ بلجیم کے [illegible] نے ایک اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف ازالہ حیثیت عزت کا دعویٰ دائر کیا تھا۔ [illegible] جرم میں ایک لاکھ فرینک [illegible] پونڈ) جرمانہ ادا کرنے کا حکم [illegible]

لنڈن ۵ فروری۔ لنڈن میں [illegible] کی تعداد بقدر ۲۹۱۰۰۰ بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ موسم کے [illegible] ۵ [illegible] بیکاروں کی کل تعداد ۵۹۰۰۰ [illegible] بقدر ۱۶۶۰۰۰ کم ہے۔

کلکتہ ۵ فروری۔ [illegible] ایک جعلی ٹکسال برآمد کیا گیا۔ اس میں سے بہت [illegible] سکے اور سکہ بنانے کے بہت سے [illegible] برآمد ہوئے۔ اس سلسلہ میں دو اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

امرتسر ۵ فروری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے۔ نخود تیار ۲ روپے ۲ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے

لنڈن ۵ فروری۔ مسٹر ایڈن نے دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ شمالی چین میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس سے برطانوی مفاد پر کسی طرح کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس دوران میں کہا جاتا ہے۔ کہ جاپانی گورنمنٹ نے چینی گورنمنٹ کی دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ اب یہ دونوں ملک مل کر متنازعہ فیہ معاملات کا فیصلہ کریں گے۔ امید ہے۔ کہ اس بات کی کوشش کی جائے گی۔ کہ سیاسی ذرائع کی رو سے موجودہ حالت کو بہتر بنایا جائے۔

روما ۵ فروری۔ فسطائی گرانڈ کونسل کے اجلاس میں تعزیری کارروائی کی توسیع کی صورت میں حفظ ماتقدم کے لئے چند تجاویز سوچی گئیں۔ کونسل نے وزیر خارجہ کی اس تجویز کو منظور کر لیا۔ کہ آئندہ غیر ملکی تجارت براہ راست حکومت کی نگرانی ہو۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں سردار منگل سنگھ نے قرارداد پیش کی کہ مرکزی ایوان کے ارکان پر مشتمل ایک ملٹری سٹینڈنگ کمیٹی بنائی جائے جو ہندوستان کے دفاع کے سلسلہ میں حکومت مصر کو ہر قسم کا مشورہ دے سکے۔ یہ تحریک تقسیم آراء کا مطالبہ کئے بغیر پاس ہوگئی۔

ترقی کرنے والی تجارتی فرمیں اس وقت نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ریلوے سٹیشنوں پر اشتہارات کے لئے جگہ کے ٹھیکے لے رہی ہیں۔ رجسٹرڈ ادویات پیٹنٹ اغذیہ گھروں میں روزانہ استعمال کی اشیاء وغیرہ کو نمایاں طور پر عام لوگوں کے نوٹس میں لانے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لمبے عرصہ کیلئے ٹھیکہ جات رعایتی اجرتوں پر کئے جاتے ہیں۔ تفصیلات معلوم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

چیف کمرشل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

غازی فخری پاشا کیپ (رجسٹرڈ)

آرڈر کے ہمراہ سر کا ناپ آنا ضروری ہے

ہم نے غازی فخری پاشا کے کلاہ مبارک کی طرز کی ایک ٹوپی اختراع کی ہے۔ جو دیکھنے میں دیدہ زیب پہننے میں نہایت ہی آرام دہ ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اصلی قراقلی کے ڈیزائن کو شرماتی ہے جس کی قیمت یعنی بلا محصول للعہ محصول ڈاک ۸؍

ہماری دکان پر

ہر ایک قسم کی ٹوپیاں۔ کلاہ۔ ہیٹ وغیرہ ہر وقت مل سکتے ہیں۔

امپیریل کیپ مارٹ کشمیری بازار لاہور

ایک معزز ڈاکٹر صاحب کا خط

مکرمی جناب صوفی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

میں نہایت خوشی سے آپ کو آپ کی ایجاد پائیلیکس کے متعلق مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ بواسیر کے جتنے مریضوں کو آپ کی دوائی استعمال کرائی گئی خدا کے فضل سے سب کو فائدہ ہوا۔

ایک ستر سالہ بڑھیا

جس کی بیماری بچپن سے تھی۔ اسے بھی آرام آگیا۔ والسلام

خاکسار۔ ڈاکٹر احمد الدین محمود آباد فارم ڈسپنسری مورد (سندھ)

قیمت فی پیکٹ دو روپے

پتہ:۔ پائیلیکس ہاؤس قادیان

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی